برصغیر پاک و ہند میں

علمائے اہل حدیث کی تفسیری خدمات

مصنف
ملک عبدالرشید عراقی

ناشر
صادق خلیل اسلامک لائبریری
رحمت آباد - فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بر صغیر (پاک وہند) میں علمائے اہل حدیث کی تفسیری خدمات

نام مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبدالرشید عراقی

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔1000

باراول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جولائی 2000ء

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صادق خلیل اسلامک لائبریری رحمت آباد فیصل آباد

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹرپل سی کمپیوٹرز فیصل آباد

مطبع۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملنے کے پتے

- ☆ دارالفرقان: الفضل مارکیٹ' اردو بازار' لاہور۔
- ☆ اسلامی اکیڈمی: الفضل مارکیٹ' اردو بازار' لاہور۔
- ☆ گرجاکھی کتب خانہ: غزنی سٹریٹ' اردو بازار' لاہور۔
- ☆ نعمانی کتب خانہ: حق سٹریٹ' اردو بازار' لاہور۔
- ☆ دارالکتب السلفیہ: شیش محل روڈ' لاہور۔
- ☆ مکتبہ دارارقم: نزد جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار' فیصل آباد۔
- ☆ مکتبہ اہل حدیث: نزد جامع مسجد اہل حدیث' امین پور بازار' فیصل آباد۔
- ☆ مکتبہ ناصریہ: نزد جامع مسجد اہل حدیث' امین پور بازار' فیصل آباد۔
- ☆ مکتبہ سفیان' جامعہ سلفیہ روڈ' حاجی آباد' فیصل آباد۔ فون: 780141

اظہار تشکر

میں مولانا محمد صادق خلیل فیصل آبادی کا شکر گزار ہوں کہ جن کے زیر اہتمام میری یہ کتاب ": برصغیر پاک و ہند میں علماء اہل حدیث کی تفسیری خدمات" شائع ہو رہی ہے۔

عبدالرشید عراقی

انتساب

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد وزیر آبادی
کے نام

عبدالرشید عراقی

فہرست

عرض ناشر

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ.

امابعد... جماعت اہل حدیث کے ممتاز مؤرخ، مقالہ نگار، زودنویس مکرمی جناب عبدالرشید عراقی صاحب کا ممنون ہوں جنھوں نے "برصغیر پاک وہند میں علماء اہل حدیث کی تفسیری خدمات" کے عنوان پر ایک رسالہ مرتب فرمایا۔ چوں کہ راقم الحروف ان دنوں قرآن پاک کی تفسیر میں بڑے انہماک کے ساتھ مصروف ہے۔ لیکن جب رسالے کا موضوع "برصغیر پاک و ہند میں علماء اہل حدیث کی تفسیری خدمات" تھا، توباوجود تنگ دامانی وقت کے راقم الحروف نے اس کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا۔ اس لیے کہ دراصل میرا اپنا ہی یہ کام تھا جس کو برادر مکرم نے سرانجام دیا اور اس کی اشاعت کے لیے میں نے خود کو خوشی آمادہ کیا۔ چنانچہ یہ مختصر رسالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ بحمد اللہ معلومات کا ایک ذخیرہ ہے جس کو بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ انھوں نے مرتب کیا ہے۔ اللہ پاک ان کی اس علمی کاوش کو مقبول فرمائے اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد تسلیم کرنا پڑے گا کہ برادرم عبدالرشید عراقی صاحب (حفظہ اللہ) نے قرآن پاک کی تفاسیر کے بارے میں جن معلومات کو مرتب فرما کر مجھے اس کی اشاعت کے حقوق تفویض فرمائے گراں قدر ہیں۔ میں نے اس کو سعادت سمجھ کر اس کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا۔ واللہ الموفق لا سواہ!.

العبد المذنب

محمد صادق خلیل

سرپرست صادق خلیل اسلامک لائبریری (وقف)

رحمت آباد۔ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

برصغیر پاک وہند میں علمائے اہل حدیث نے اشاعت اسلام' کتاب وسنت کی ترقی وترویج' ادیان باطلہ اور باطل افکار و نظریات کی تردید اور مسلک حق کی تائید اور شرک وبدعات ومحدثات کے استیصال کے سلسلہ میں جو نمایاں خدمات سرانجام دیں وہ تاریخ اہل حدیث کا ایک زریں باب ہے۔

قرآن مجید کی تفسیر اور علوم القرآن پر علمائے اہل حدیث نے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ آج سے ۱۹ سال قبل میں نے ہفت روزہ الاعتصام لاہور (۴/۱۱ جنوری ۱۹۸۰ء' ۱۸/جنوری ۱۹۸۰ء' ۲۵/جنوری ۱۹۸۰ء' ۱۵/فروری ۱۹۸۰ء' ۲۲/فروری ۱۹۸۰ء' ۲۹ فروری ۱۹۸۰ء' ۲۸/مارچ ۱۹۸۰ء اور ۱۱/اپریل ۱۹۸۰ء) میں ایک مقالہ شائع کرایا تھا۔

اس کے بعد یہ مقالہ کتابی شکل میں پہلی بار اکتوبر ۱۹۸۸ میں مولانا محمد علی جانباز صدر مدرس جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ دوسری بار جولائی ۱۹۹۰ء میں برصغیر میں علمائے اہل حدیث کی حدیثی خدمات کے ساتھ شائع ہوا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تفاسیر میں اضافہ ہوتا گیا' میرا پہلا مقالہ کافی تشنہ تھا' اب میں نے اس میں کافی اضافہ کیا ہے اور اس کی ترتیب بھی بدل دی ہے۔ اب یہ کتاب تین ابواب پر محیط ہے۔

باب اول میں ۲۸ مفسرین کرام (اہل حدیث) کے مختصر حالات زندگی اور ان کی تفسیری خدمات کا ذکر کیا ہے۔

باب دوم کا عنوان ہے "تفسیری خدمات" اس میں ان تفاسیر کا تذکرہ ہے جن کا باب اول میں ذکر نہیں ہے۔

باب سوم کا عنوان ہے "علوم القرآن" اس میں ان کتابوں کا ذکر ہے جو علوم القرآن کے سلسلہ میں علمائے اہل حدیث نے تصنیف کیں۔ اس کے علاوہ ان کتابوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو مخالفین اسلام نے قرآن مجید پر اعتراضات کیے اور علمائے اہل حدیث نے ان کے جوابات دیے اور کچھ ایسی کتابوں کا بھی ذکر کیا ہے' جو علمائے اسلام نے فروعی اختلافات

کی وجہ سے بطور تنقید ایک دوسرے کے خلاف لکھیں۔ مثلاً:

مولانا سید عبدالجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ) نے شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) کی عربی تفسیر "تفسیر القرآن بکلام الرحمان" پر ۴۰ اعتراضات کیے اور اس سلسلہ میں "الاربعین فی ان ثناء اللہ لیس علی مذهب المحدثین" لکھی۔ اور مولانا ثناء اللہ مرحوم نے اس کے جواب میں "الکلام المبین فی جواب الاربعین" لکھی اور اس کے ساتھ مولانا امرتسری نے دو اور کتابیں:

۱. فضل قضية الاخوان بذكر تفسير القرآن بكلام الرحمان

۲. اصلاح الاخوان علی ید السلطان (یعنی امرتسری غزنوی کا فیصلہ)

لکھیں اور اسی طرح مولانا عبدالجلیل سامرودی (م ۱۳۹۲ھ) نے ثنائی ترجمہ والے قرآن مجید پر بے جا قسم کے اعتراضات کیے اور اس سلسلہ میں دو تین رسالے لکھے۔

باب اول میں ۲۸ علمائے اہل حدیث کے حالات اور ان ایک سو تفسیری کتابوں کا ذکر ہے۔ باب دوم میں ۴۰ علمائے اہل حدیث کی ۱۳۲ تفسیری کتابوں کا تذکرہ ہے اور باب سوم میں علوم القرآن کے موضوع پر ۴۰ علمائے اہل حدیث کی ۶۷ کتابوں کے نام درج کیے گئے ہیں۔

عبدالرشید عراقی — ۲۹/جون ۱۹۹۹

سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ — ۱۴/ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

بر صغیر (پاک و ہند) میں علمائے اہل حدیث نے دینی و علمی ' ملی و قومی اور سیاسی کارنامے سر انجام دیے ہیں۔ بر صغیر کی تاریخ میں اس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی اور علمائے اہل حدیث کے تمام کارنامے سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے تحریک احیائے دین کے سلسلہ میں جو خدمات انجام دیں اس سے تاریخ کا ایک طالب علم بخوبی واقف ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے تحریک احیائے دین کا جو بیڑا اٹھایا اس میں وہ کافی حد تک کامیاب ہوئے اور ان کے انتقال کے بعد ان کے صاحب زادگان عالی مقام حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی ' حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی اور حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی نے اپنے والد بزرگوار کے مشن کو جاری رکھا اور یہ حضرات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے مشن میں کامیاب و کامران ہوئے۔

بعد ازاں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے پوتے حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی نے تحریک احیائے دین کے سلسلہ میں جو کارہائے نمایاں سر انجام دیے 'اس سے ہر پڑھا لکھا آدمی بخوبی واقف ہے۔ حضرت سید احمد شہید کی قیادت میں تحریک جہاد کو منظم کیا اور اپنی زندگیاں اللہ کی راہ میں قربان کر دیں ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

تحریک جہاد کو منظم کرنے کے ساتھ ساتھ علمائے اہل حدیث نے اسلام کی نشر و اشاعت ' کتاب و سنت کی ترقی و ترویج اور ادیان باطلہ اور باطل افکار و نظریات کی تردید اور مسلک حق کی تائید اور شرک و بدعت کے استیصال میں گراں قدر علمی خدمات انجام دیں۔

شاہ ولی اللہ دہلوی نے حجاز سے واپسی کے بعد درس و تدریس کی مسند بچھائی۔ ان کے بعد ان کے صاحب زادگان ان کی مسند تدریس کے جانشین ہوئے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے اپنے بھائیوں میں سب سے آخر ۱۲۳۹ھ میں انتقال کیا' تو ان کی مسند کے وارث ان کے نواسے حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی (م ۱۲۶۲ھ) ان کی مسند تدریس پر فائز ہوئے۔ ۱۲۵۸ھ میں حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی نے مکہ معظمہ ہجرت کی تو

ان کی مسند تدریس کے جانشین حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) ہوئے۔

حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی نے دہلی کی مسجد اورنگ آبادی میں ۶۲ سال تک تدریس فرمائی اور آپ سے ہزاروں علمائے کرام فیض یاب ہوئے۔ مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کے تلامذہ نے پورے بر صغیر میں پھیل کر اسلام کی نشرواشاعت، توحید وسنت کی ترقی وترویج اور شرک وبدعت کی تردید و توبیخ میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔

حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کے تلامذہ نے درس وتدریس تصنیف و تالیف اور وعظ و تبلیغ کے ذریعہ جو کارہائے نمایاں سر انجام دیے اس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔

مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری (م ۱۳۳۷ھ) مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی (م ۱۳۳۱ھ) مولانا عبدالوہاب صدری دہلوی (م ۱۳۵۱ھ) اور مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی (م ۱۳۶۳ھ) وغیر ھم نے درس وتدریس میں جو خدمات انجام دی ہیں اس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی اور ان علمائے کرام کے سلسلہ سلاسل میں مولانا حافظ محمد گوندلوی (م ۱۹۸۵ء) اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السلفی (م ۱۹۶۸ء) کی تدریسی خدمات قابل قدر ہیں۔

تصنیف و تالیف میں مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کے تلامذہ میں مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ) مولنا عبدالرحمٰن مبارک پوری (م ۱۳۵۳ھ) مولانا وحیدالزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ) مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) اور مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی (م ۱۳۸۱ھ) وغیر ھم کی خدمات ہماری تاریخ اہل حدیث کا ایک حصہ ہیں اور ان کے سلسلہ سلاسل میں تصنیف وتالیف میں مولانا محمد عطاء اللہ حنیف (م ۱۹۸۷ء) مولانا عبداللہ روپڑی (م ۱۹۶۴ء) مولانا ابو یحیٰی امام خاں نوشہروی (م ۱۹۶۷ء) اور شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز اور مولانا ارشاد الحق اثری کی تصنیفی خدمات لائق تحسین ہیں۔

ادیان باطلہ کی تردید اور باطل افکار و نظریات کا قلع قمع کرنے اور مسلک حقہ کی تائید میں مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری (م ۱۳۴۹ھ) مولانا محمد حسین بٹالوی (م

۱۳۳۸ھ) مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) مولانا ابوالقاسم بنارسی (م ۱۳۶۸ھ) اور مولانا حافظ محمد ابراہیم سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) کی خدمات تاریخ اہل حدیث کا ایک روشن باب ہے۔

اور ان کے سلسلہ سلاسل میں مولانا محمد حنیف ندوی (م ۱۹۸۷ء) مولانا احمد دین گکھڑوی (م ۱۹۷۳ء) مولانا عبدالقادر روپڑی' مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری (م ۱۹۸۹ء) علامہ احسان الٰہی ظہیر (م ۱۹۸۷ء) مولانا ابوالحمود ہدایت اللہ سوہدروی (م ۱۹۶۷ء) مولانا محمد صدیق فیصل آبادی (م ۱۹۸۹ء) مولانا حکیم عبدالرحمن خلیق (م ۱۹۹۷ء) مولانا قاضی محمد اسلم سیف (م ۱۹۹۶ء) مولانا عبداللہ معمار (م ۱۹۵۰ء) مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف (م ۱۹۹۶ء) اور پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی (م ۱۹۹۴ء) کی خدمات تاریخ اہل حدیث کا ایک سنہری باب ہے۔

وعظ و تبلیغ کے سلسلہ میں مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کے تلامذہ مولانا حافظ ابراہیم (م ۱۳۱۹ھ) مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۶ھ) مولانا حافظ محمد لکھوی (۱۳۱۱ھ) مولانا غلام رسول قلعوی (قلعے والے) (م ۱۲۹۱ھ) اور حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ) وغیرہم نے جو کارہائے نمایاں انجام دیے۔ اس کی مثال تاریخ اہل حدیث میں نہیں ملتی۔ اور ان علمائے کرام کے سلسلہ سلاسل میں مولانا عبدالمجید سوہدروی (م ۱۹۵۹ء) مولانا نور حسین گھرجاکھی (م ۱۹۵۲ء) مولانا شاہ عبدالغنی (م ۱۹۶۲ء) مولانا سید ابوبکر غزنوی (م ۱۹۷۶ء) اور مولانا حبیب الرحمن یزدانی (م ۱۹۸۷ء) مولانا محمد حسین شیخوپوری' مولانا خالد گھرجاکھی' مولانا عبدالرحمن عتیق وزیرآبادی (م ۱۹۹۵ء)' مولانا عبدالرشید ہزاروی اور مولانا حافظ عبدالستار حامد وزیرآبادی وغیرہم کی خدمات جلیلہ لائق تحسین ہیں۔

تحریک جہاد کے سلسلہ میں علمائے صادق پور کے شانہ بشانہ مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری (م ۱۳۳۷ھ) مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۶ھ) مولانا محمد اکرم خاں (م ۱۹۶۸ء) نے قابل قدر خدمات انجام دیں اور ان کے سلسلہ سلاسل میں تحریک جہاد میں مولانا عبدالعلیم یزدانی' مولانا محمد یحییٰ بھوجیانی (م ۱۹۹۷ء) وغیرہم تحریک جہاد میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

برصغیر کی تحریک آزادی اور دوسری قومی وملی تحریکات میں علمائے اہل حدیث میں مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۹۴۸ء) مولانا ابوالقاسم بنارسی (م ۱۹۴۹ء) مولانا داؤد غزنوی (م ۱۹۶۳ء) مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۹۵۶ء) مولانا سید محمد اسماعیل غزنوی (م ۱۹۶۰ء) مولانا عبدالقادر قصوری (م ۱۹۴۲ء) اور ان کے صاحب زادگان مولانا محمد علی قصوری (م ۱۹۵۶ء) مولانا محی الدین احمد قصوری (م ۱۹۷۱ء) مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۹۵۸ء) نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے وہ برصغیر کی تاریخ میں ایک درخشندہ باب ہے۔

اور ان علمائے کرام کے سلسلہ سلاسل میں تحریک آزادی میں مولانا محمد اسماعیل سلفی (م ۱۹۶۸ء) پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی (م ۱۹۹۴ء) علامہ احسان الٰہی ظہیر (م ۱۹۸۷ء) مولانا معین الدین لکھوی اور مولانا پروفیسر ساجد میر وغیرھم کی خدمات قابل قدر ہیں۔

جناب عبدالرشید عراقی صاحب تعارف کے محتاج نہیں۔ ان کے مضامین ملک کے دینی، اسلامی جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کوئی رسالہ ایسا دیکھنے میں نہیں آتا کہ جس میں عراقی صاحب کا مضمون شائع نہ ہوتا ہو۔ ان کے زیادہ تر مضامین شخصیات پر ہوتے ہیں۔ ان کی چھ سات کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور وہ سب کی سب شخصیات پر ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ تذکرہ ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری کے حالات زندگی اور ان کی علمی خدمات کا تذکرہ
۲۔ تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ (مولانا عبدالمجید سوہدروی اور ان کے خاندان کے حالات)
۳۔ سیرت ائمہ اربعہ
۴۔ محدثین صحاح ستہ اور ان کے علمی کارنامے
۵۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
۶۔ ادیان باطلہ کی تردید میں علمائے اہل حدیث کی علمی خدمات
۷۔ علمائے اہل حدیث کی تفسیری خدمات
۸۔ علمائے اہل حدیث کی تفسیری و حدیثی خدمات
۹۔ امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ

عراقی صاحب کی درج ذیل کتابیں اس وقت زیر طبع ہیں۔

۱۔امام مجدد الف ثانیؒ

۲۔امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ

۳۔تذکرہ حافظ عبد المنان وزیر آبادیؒ

رسالہ علمائے اہل حدیث کی تفسیری خدمات پہلے ۱۹۸۸ء میں شائع ہوا اور دوسری بار ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا لیکن یہ رسالہ موضوع کے اعتبار سے تشنہ تھا۔ میں نے عراقی صاحب کی خدمات میں کئی بار عرض کیا۔ کہ آپ کا یہ رسالہ نامکمل ہے۔ اسے مزید بڑھایا جائے۔ چنانچہ اب انھوں نے اس کی طرف توجہ کی تو اس رسالہ میں مزید اضافہ کیا ہے اور اس کی ترتیب بھی بدل دی ہے۔ اس میں عراقی صاحب نے ۳۰۸ کتابوں کا ذکر کیا ہے جن کا تعلق تفسیر قرآن اور علوم القرآن سے ہے۔ اور اس کے علاوہ ۲۸ علمائے اہل حدیث کے مختصر حالات زندگی بھی قلم بند کیے ہیں۔ میں نے یہ کتاب بالاستیعاب مطالعہ کی ہے۔ موضوع کے اعتبار سے عراقی صاحب کی یہ کاوش لائق صد تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی محنت کو قبول فرمائے۔

حکیم راحت نسیم سوہدروی

ہمدرد دواخانہ

اسکیم موڑ۔ ملتان روڈ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

علم تفسیر

عربی زبان میں تفسیر کے معنی "کھولنا" کے ہیں اور اصطلاح میں قرآن مجید کی وضاحت سے معانی بیان کرنے کو تفسیر کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد ہے:

﴿ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ﴾[النحل:٤٤]

اور ہم نے آپ پر قرآن مجید اتارا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے وہ باتیں وضاحت سے بیان کریں جو ان کی طرف اتاری گئی ہیں۔

اور دوسری جگہ قرآن مجید نے یوں وضاحت کی۔

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾[آل عمران:١٦٤]

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا جب کہ ان کے درمیان ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات تلاوت کرے اور انھیں پاک وصاف کرے اور انھیں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دانائی کی باتوں کی تعلیم دے۔

علامہ زرکشی (م ۷۹۴ھ) نے علم تفسیر کی مختصر تعریف یہ کی ہے:

عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهٖ فَهْمُ كِتٰبِ اللّٰهِ الْمُنَزَّلِ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَ بَيَانِ مَعَانِيْهِ وَاسْتِخْرَاجِ اَحْكَامِهٖ وَ حِكَمِهٖ (البرهان ج ١ ص ١٣)

یعنی (تفسیر) وہ علم ہے جس سے قرآن کریم کا فہم حاصل ہو اور اس کے معانی کی وضاحت اور اس کے احکام اور حکمتوں کا استنباط کیا جا سکے۔

علامہ محمود آلوسی (م ۱۲۷۰ھ) فرماتے ہیں

عِلْمٌ يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ كَيْفِيَّةِ النُّطْقِ بِاَلْفَاظِ الْقُرْاٰنِ وَ مِنْ مَعْلُوْمَاتِهَا وَاَحْكَامِهَا الْاَفْرَادِيَّةِ التَّرْكِيْبِيَّةِ وَ مَعَانِيْهَا الَّتِيْ تُحْمَلُ عَلَيْهَا حَالَةَ التَّرْكِيْبِ وَ تَتِمَّاتِ (روح المعاني ج ١ ص ٤)

علم تفسیر وہ علم ہے جس میں الفاظ قرآن کی ادائیگی کے طریقے' ان کے مفہوم' ان کے انفرادی اور ترکیبی احکام اور ان کے معانی سے بحث کی جاتی ہے۔ جو ان الفاظ سے ترکیبی حالت میں مراد لیے جاتے ہیں نیز ان معانی کا تکملہ' ناسخ و منسوخ شان نزول اور مبہم کی توضیح کی شکل میں بیان کیا جاتا ہے۔

تفسیر کا آغاز سب سے پہلے عہد رسالت میں ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے اول شارح و ترجمان تھے۔ جب بھی قرآن مجید نازل ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تشریح و توضیح فرماتے' عہد رسالت میں صحابہ کرام تفسیر قرآن کی جسارت نہیں کرتے تھے۔ کیوں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خود اس عظیم بار کے کفیل تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیائے فانی سے تشریف لے گئے تو قرآنی اسرار و رموز سے آگاہ و آشنا صحابہ کرامؓ کے لیے اپنے علم کا اظہار اور آنحضرت ﷺ سے حاصل کردہ معلومات کے کشف و توضیح کے سوا چارہ نہ تھا۔

تفسیر اور تاویل

تفسیر کے لیے ایک اور لفظ ''التأویل'' بھی بکثرت استعمال ہوتا ہے اور خود قرآن کریم نے اپنی تفسیر کے لیے یہ لفظ استعمال فرمایا ہے۔

﴿ وَ مَا يَعْلَمُ تَاوِيْلَهٗ اِلاَّ اللّٰهُ ﴾[آل عمران:۷]

حالانکہ اس کا صحیح مطلب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اس کے بعد علمائے کرام میں یہ بحث چھڑ گئی۔ یہ دونوں لفظ ''تفسیر اور تاویل'' ایک ہی ہیں یا ان میں کچھ فرق ہے' اس میں علمائے کرام کے مختلف اقوال ہیں اور ان سب اقوال کو یہاں نقل کرنا دشوار ہے۔ تاہم چند اقوال یہ ہیں:

۱۔ تفسیر ایک ایک لفظ کی انفرادی تشریح کا نام ہے اور تاویل جملے کی مجموعی تشریح کا
۲۔ تفسیر الفاظ کے ظاہری معانی بیان کرنے کو کہتے ہیں اور تاویل اصل مراد کی توضیح کو۔
۳۔ تفسیر اس آیت کی ہوتی ہے جس میں ایک سے زیادہ معانی کا احتمال نہ ہو اور تاویل کا مطلب یہ ہے کہ آیت کی جو مختلف تشریحات ممکن ہیں ان میں سے کسی ایک کو دلیل کے ساتھ اختیار کر لیا جائے۔
۴۔ تفسیر تعین کے ساتھ تشریح کو کہا جاتا ہے اور تاویل تردد کے ساتھ تشریح کرنے کو۔

۵۔ تفسیر الفاظ کے مفہوم بیان کرنے کا نام ہے اور تاویل اس مفہوم سے نکلنے والے سبق اور نتائج کی توضیح کا۔ (علوم القرآن ص ۲۲۶)

تفسیر کے ماخذ

علمائے کرام نے تفسیر کے ماخذ حسب ذیل بیان کیے ہیں:

(۱) قرآن کریم (۲) حدیث نبوی (۳) اقوال صحابہؓ (۴) اقوال تابعینؒ (۵) لغت عرب (۶) تدبر و استنباط (عقل سلیم)۔

قرآن کریم

علم تفسیر کا پہلا ماخذ قرآن کریم ہے۔ یعنی اس کی آیات بعض اوقات ایک دوسرے کی تفسیر کر دیتی ہیں۔ ایک جگہ بات مبہم انداز میں کی جاتی ہے عملاً دوسری جگہ اس ابہام کو رفع کر دیا جاتا ہے۔ ایک جگہ کوئی آیت مختصر ہے تو دوسری جگہ پر مفصل۔ مثلاً سورہ فاتحہ میں ارشاد ہے

﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾

ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت کیجیے۔ ان لوگوں کے راستے کی جن پر آپ نے انعام فرمایا۔

ان آیات میں یہ بات واضح نہیں کی گئی کہ جن لوگوں پر انعام کیا گیا ہے وہ کون لوگ ہیں، لیکن دوسری جگہ اس کی توضیح و تشریح صاف الفاظ میں بیان فرمادی ہے۔

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ﴾[النساء : ٦٩]

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ یعنی انبیائے کرام، صدیقین، شہداء اور نیک لوگ۔

مفسرین کا قاعدہ ہے کہ جب وہ کسی آیت کی تفسیر کرتے ہیں تو سب سے پہلے اس کی تفسیر و تشریح قرآن مجید سے تلاش کرتے ہیں۔

یہاں طوالت کے خوف سے صرف ایک ہی آیت پر اکتفا کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں بہت سی آیات مبارکہ ہیں جن کی تفسیر آیات قرآن سے ہوئی ہے۔ تفسیر بالقرآن پر

علمائے کرام نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔

علامہ ابن جذری (م ۵۹۷ھ) نے تفسیر القرآن بالقرآن پر ایک تفسیر لکھی تھی۔ (الاتقان)

علمائے اہل حدیث میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) نے اس طرز پر "تفسیر القرآن بکلام الرحمن" (عربی) لکھی اور اس تفسیر کی تعریف و توصیف برصغیر کے اہل علم و قلم کے علاوہ عالم اسلام کے ممتاز جید علمائے کرام نے بھی کی اور مولانا سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) نے تو یہاں تک لکھا کہ تفسیر القرآن بکلام الرحمن "اس قابل ہے کہ اس کو اسلامی مدارس کے نصاب میں داخل کیا جائے۔

احادیث نبوی

تفسیر قرآن کا دوسرا ماخذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہیں۔ قرآن مجید نے متعدد مقامات پر یہ واضح کیا ہے کہ آپ کو اس دنیا میں مبعوث فرمانے کا مقصد یہی تھا کہ آپ اپنے قول و فعل سے آیات قرآنی کی تفسیر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ﴾ [النحل: ٤٤]

اور ہم نے قرآن مجید آپ پر اس لیے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے وہ باتیں وضاحت سے بیان فرمائیں جو ان کی طرف نازل کی گئی ہیں۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل دونوں سے یہ فریضہ حسن و خوبی سر انجام دیا۔ آپ کی پوری زندگی قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے۔ چنانچہ مفسرین نے صحیح حدیث کو دوسرا ماخذ قرار دیا ہے۔

اقوال صحابہ

تفسیر کا تیسرا ماخذ اقوال صحابہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کی تعلیم براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی' اس کے نزول وحی کے وقت وہ بہ نفس نفیس موجود تھے اور انھوں نے نزول قرآن کے پورے ماحول اور پس منظر کا بذات خود مشاہدہ کیا تھا' اس لیے فطری طور پر قرآن کریم کی تفسیر میں ان حضرات کے اقوال کو مستند اور قابل اعتبار سمجھا جا سکتا ہے' اس لیے کہ جس آیت کی تفسیر قرآن و حدیث سے نہ ملے تو اس کے بعد صحابہ کرام کا کسی آیت کی تفسیر پر اتفاق ہو گیا ہے تو اس تفسیر کو معتبر سمجھا جائے گا۔

اقوال تابعین

تابعین سے مراد وہ حضرات ہیں جنھوں نے صحابہ کرامؓ سے علم حاصل کیا تھا' اس میں اختلاف ہے کہ آیا اقوال تابعین تفسیر میں حجت ہیں یا نہیں لیکن جمہور علمائے کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ اقوال تابعین تفسیر میں حجت ہیں۔ مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) لکھتے ہیں:

"تفسیر کے باب میں مفسر تابعی جو کچھ کہتے ہیں وہ صحابہ سے سن کر کہتے ہیں کیوں کہ جس طرح صحابہ کو یہ بات معلوم تھی کہ قرآن پاک کی تفسیر میں اپنی طرف سے عقلی طور پر کچھ کہنا دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنانا ہے۔ اس لیے یہ بات تابعین کرام کو بھی معلوم تھی۔ پھر تابعین کی نسبت بھی گمان جائز نہیں ہے کہ بغیر صحابہ سے سننے کے وہ کسی آیت کا مطلب اپنی طرف سے عقلی طور پر بیان کریں گے۔"

(تفسیر احسن التفاسیر ج ۱ص ۳۲)

لغت عربی

تفسیر قرآن کا پانچواں ماخذ لغت عرب ہے' اس لیے کہ قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا ہے' اس لیے تفسیر قرآن کے سلسلہ میں اس زبان پر مکمل عبور حاصل کرنا ضروری ہے' قرآن مجید میں بہت سی آیات ایسی ہیں کہ ان کے پس منظر میں چونکہ کوئی شان نزول یا کوئی اور فقہی و کلامی مسئلہ نہیں ہوتا' اس لیے ان کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ و تابعین کے اقوال منقول نہیں ہوتے' چنانچہ ان کی تفسیر کا ذریعہ صرف لغت عرب ہوتی ہے اور لغت ہی کی بنیاد پر اس کی تشریح کی جاتی ہے' اس کے علاوہ اگر کسی آیت کی تفسیر میں کوئی اختلاف ہو تو مختلف آراء میں محاکمہ کے لیے علم لغت سے کام لیا جاتا ہے۔

(معارف القرآن ج ۱ص ۵۱)

تدبر و استنباط (عقل سلیم)

یہ تفسیر کا آخری ماخذ ہے۔ قرآن کریم کے نکات واسرار ایک ایسا بحر ناپید اکنار ہے جس کی کوئی حد نہیں' چنانچہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم عطا فرمائی ہے اور وہ اسلامی علوم میں جتنا غور و فکر کرے گا اتنے ہی نئے نئے اسرار و نکات سامنے آئیں گے' لیکن یہ اسرار و نکات اسی وقت قابل قبول ہوں گے۔

جب کہ مذکورہ بالا پانچ ماخذ (قرآن کریم، احادیث نبوی، اقوال صحابہؓ، اقوال تابعینؒ اور لغت عرب) سے متصادم نہ ہوں۔ اگر وہ ان اصول شرعیہ سے ٹکراتے ہیں تو پھر ان کی دین اسلام میں کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

طبقات مفسرین

علمائے کرام نے مفسرین کے طبقات قائم کیے ہیں:

علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے اپنے عہد تک ۸ طبقات قائم کیے ہیں۔
(الاتقان فی علوم القرآن)

محی السنۃ امیر الملک والاجاہی مولانا سید نواب صدیق حسن خاں قنوجی رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) نے اپنے عہد تک ۱۳ طبقات قائم کیے۔ (الاکسیر فی اصول التفسیر)

مولانا ابو محمد عبدالحق حقانی (م ۱۳۳۵ھ) نے اپنے عہد تک ۹ طبقات قائم کیے ہیں اور طبقہ نہم کو ۹ویں صدی ہجری سے لے کر ۱۴ویں صدی ہجری تک وسعت دی ہے۔
(مقدمہ تفسیر حقانی)

طبقہ اول

(اصحاب النبی ﷺ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب مفسر قرآن تھے۔ لیکن ان میں جو صحابہؓ کرام زیادہ مشہور ہوئے وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ (م ۱۳ھ)
۲۔ حضرت عمر فاروقؓ (م ۲۴ھ)
۳۔ حضرت عثمانؓ (م ۳۵ھ)
۴۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ (م ۴۰ھ)
۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (م ۲۴ھ)
۶۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ (م ۶۸ھ)
۷۔ حضرت ابی بن کعب (م ۳۵ھ)
۸۔ حضرت زید بن ثابتؓ (م ۴۵ھ)
۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ (م ۴۴ھ)
۱۰۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ (م ۷۳ھ)
۱۱۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ (م ۵۸ھ)
۱۲۔ حضرت ام سلمہؓ (م ۶۳ھ)

طبقہ دوم

۱۔ حضرت مجاہد (م ۱۰۳ھ)
۲۔ حضرت ابو العالیہ (م ۹۳ھ)
۳۔ حضرت قتادہ بن دعامہ (م ۱۱۷ھ)

طبقہ سوم

۱۔ سفیان بن عیینہ (م۱۹۸ھ) ۲۔ وکیع بن الجراح (م۱۹۷ھ)
۳۔ شعبہ بن حجاج (م۱۶۰ھ) ۴۔ یزید بن ہارون (م۱۵۶ھ)
۵۔ عبدالرزاق بن ہمام (م۲۱۱ھ) ۶۔ آدم بن ابی ایاس (م ۲۲۰ھ)
۷۔ اسحاق بن راہویہ (م۲۳۸ھ) ۸۔ روح بن عبادہ (م۲۰۵ھ)
۹۔ عبد بن حمید (م۲۴۹ھ) ۱۰۔ سعید بن داؤد (م ۲۳۰ھ)
۱۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ (م۲۲۰ھ) ۱۲۔ ابن جریج (م۱۵۰ھ)
۱۳۔ اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی (م۱۲۷) ۱۴۔ مقاتل بن سلیمان (م۱۵۰ھ)
۱۵۔ محمد بن سائب کلبی (م ۱۴۶ھ) ۱۶۔ محمد بن ثور (م ۱۹۰ھ)
۱۷۔ ابن قتیبہ ابو محمد بن عبداللہ بن مسلم دینوری (م۲۷۶ھ) ۱۸۔ محمد بن اسماعیل بخاری (م۲۵۶ھ)
۱۹۔ ابو حنیفہ دینوری (م۲۰۹ھ)

طبقہ چہارم

۱۔ ابو جعفر ابن جریر طبری (م۳۰۱ھ) ۲۔ ابوالقاسم ابراہیم انامل (م۳۰۳ھ)
۳۔ عبدالرحمٰن بن ابی حاتم (م۲۰۵ھ) ۴۔ امام ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ)
۵۔ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم (م۲۰۵ھ) ۶۔ امام ابن حبان (م۳۵۴ھ)
۷۔ ابن مردویہ (م۴۱۰ھ) ۸۔ ابوالشیخ عبداللہ بن محمد (م۳۶۹ھ)
۹۔ ابن المنذر (م۳۱۸ھ) ۱۰۔ ابوبکر جصاص (م ۳۷۰ھ)

طبقہ پنجم

۱۔ ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نیشاپوری (۴۱۲ھ) ۲۔ ابواسحاق احمد ثعلبی (م ۴۲۷ھ)
۳۔ ابوالقاسم عبدالکریم قشیری (م۴۶۵ھ) ۴۔ ابو محمد عبداللہ جوینی (م ۴۳۸ھ)
۵۔ ابوالحسن احمد واحدی نیشاپوری (م۴۶۸ھ) ۶۔ ابن فورک (م۴۰۶ھ)
۷۔ ابوالحسن علی بن ابراہیم (م۴۳۱ھ)

طبقہ ششم

۱۔ابوالقاسم اسماعیل بن محمد اصفہانی (م ۵۳۵ھ) ۲۔ابوالقاسم حسین راغب اصفہانی (م ۵۰۳)
۳۔امام غزالی (م ۵۰۵ھ) ۴۔ابو محمد حسین بن محمود بغوی (م ۵۱۶ھ)
۵۔ابن برجان ابوالحکم عبدالسلام بن عبدالرحمن (م ۵۳۶ھ) ۶۔ابوالحسن علی الخوارزمی (م ۵۳۹ھ)
۷۔ابوالقاسم محمد بن عمر الزمخشری (م ۵۳۸) ۸۔ابن العربی (م ۵۳۸ھ)
۹۔عبدالرحمن بن علی جوزی (م ۵۹۷) ۱۰۔علی محمد بن سید سخاوی (م ۵۵۸ھ)
۱۱۔ابو جعفر محمد بن حسین بن علی طوسی (م ۵۶۱)

طبقہ ہفتم

۱۔امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) ۲۔محمد بن ابی بکر رازی (م ۶۰۶ھ)
۳۔نجم الدین زاہدی (م ۶۵۸ھ) ۴۔ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی (م ۶۷۴)
۵۔موفق الدین یوسف قولی (م ۶۸۱) ۶۔قاضی ناصر الدین بیضاوی (م ۶۸۵ھ)
۷۔محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸ھ) ۸۔ابو محمد شیرازی (م ۶۰۶ھ)

طبقہ ہشتم

۱۔ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی (م ۷۱۰) ۲۔ہبۃ اللہ شرف الدین عبدالرحیم (م ۷۱۰ھ)
۳۔ابوالفداء عماد الدین بن اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی (م ۷۷۴) ۴۔شرف الدین عبدالواحد بن المنیر (م ۷۳۳ھ)
۵۔قطب الدین حسن تجیبی (م ۷۴۳) ۶۔قطب الدین بن مسعود شیرازی (م ۷۱۰)
۷۔سعد الدین تفتازانی (م ۷۹۲ھ) ۸۔شیخ علاؤ الدین خازن (م ۷۲۵ھ)
۹۔قطب الدین رازی (م ۷۶۶ھ) ۱۰۔بدر الدین زرکشی (م ۷۹۴ھ)
۱۱۔حافظ ابن القیم الجوزی (م ۷۵۱ھ) ۱۲۔سراج الدین عمر بلقینی (م ۸۰۵ھ)
۱۳۔ابو حیان غرناطی اندلسی (م ۷۵۴ھ)

طبقہ نہم

۱۔ عبدالرحمن بن عمر جلال الدین بلقینی (م ۸۱۸ھ)
۲۔ علی بن احمد مہائمی (م ۸۳۵ھ)
۳۔ ملک العلماء شہاب الدین (م ۸۳۵ھ)
۴۔ جلال الدین محلی (م ۸۶۴ھ)
۵۔ ابو طاہر فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ)
۶۔ ولی الدین عراقی (م ۸۲۱ھ)
۷۔ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)
۸۔ شیخ نور الدین کارزانی (م ۹۷۵ھ)
۹۔ عصام الدین ابراہیم اسفرائینی (م ۹۴۲ھ)
۱۰۔ ابو السعود محمد بن عمادی (م ۹۸۲ھ)

طبقہ دہم

۱۔ امام محمد بن علی شوکانی (م ۱۲۵۰ھ)
۲۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ)
۳۔ شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ)
۴۔ شاہ عبدالقادر دہلوی (م ۱۲۳۰ھ)
۵۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) ۶۔ علامہ محمود آلوسی (م ۱۲۷۰ھ)
۷۔ نواب صدیق حسن خان قنوجی (م ۱۳۰۷ھ) ۸۔ نواب قطب الدین خان دہلوی (م ۱۲۶۵ھ)
۹۔ شیخ نور الدین ہروی (م ۱۰۱۰ھ)
۱۰۔ شہاب الدین (م ۱۲۶۹ھ)
۱۱۔ ملاں جیون لکھنوی (م ۱۱۳۰ھ)
۱۲۔ شیخ اسماعیل حقی (م ۱۱۲۷ھ)

طبقہ یازدھم

۱۔ مولانا حافظ نذیر احمد خاں دہلوی (م ۱۳۳۱ھ) ۲۔ مولانا ابو محمد عبدالحق حقانی (م ۱۳۳۵ھ)
۳۔ مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی (م ۱۳۱۱ھ) ۴۔ مولانا سید امیر علی ملیح آبادی (م ۱۳۲۷ھ)
۵۔ مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) ۶۔ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ)
۷۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی (م ۱۳۲۹ھ)
۸۔ علامہ سید رشید رضا مصری (م ۱۳۵۴ھ) ۹۔ علامہ شیخ طنطاوی (م ۱۳۵۹ھ)
۱۰۔ مولانا عبید اللہ سندھی (م ۱۳۶۲ھ)

طبقہ دوازدہم

۱۔ مولانا اشرف علی تھانوی (م ۱۳۶۲ھ)
۲۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ)
۳۔ مولانا شبیر احمد عثمانی (م ۱۳۶۹ھ)
۴۔ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵
۵۔ مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۳۷۷ھ)
۶۔ مولانا احمد علی لاہوری (م ۱۳۸۱ھ)

۷۔ مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی (م ۱۳۸۵ھ) ۸۔ مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی (م۱۳۹۶ھ)
۹۔ مولانا عبدالماجد دریاآبادی (م۱۳۹۹ھ) ۱۰۔ مولانا عبدالستار دہلوی (م۱۳۸۶ھ)
۱۱۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (۱۳۹۹ھ) ۱۲ مولانا امین احسن اصلاحی (م ۱۹۹۷ء)
۱۳۔ مولانا مسعود بی ایس سی کراچی (م ۱۹۹۸ء) ۱۴۔ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف
۱۵۔ مولانا محمد صادق خلیل فیصل آبادی ۱۶۔ مولانا حافظ عبدالستار حامد وزیر آبادی

عبدالرشید عراقی
سوہدرہ۔ گوجرانوالہ
۲۹ رجون ۲۰۰۰ء
۱۴ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

باب اول

مفسرین اور ان کی تفاسیر

شاہ ولی اللہ دہلویؒ

حضرت شاہ ولی اللہ بن شاہ عبدالرحیم دہلوی بیک وقت مفسر بھی تھے اور محدث بھی، فقیہ بھی تھے اور مجتہد بھی معلم بھی تھے اور متکلم بھی فلسفی بھی تھے اور صوفی بھی۔ انھوں نے تمام علوم اسلامیہ کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا تھا۔ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ بر صغیر کے علاوہ عالم اسلام میں علوم و معارف کے دریا بہا دیے۔

حجاز سے واپسی کے بعد شاہ ولی اللہ دہلوی نے تجدید و احیائے دین کے کام کا آغاز کیا اور اس سلسلہ میں پہلا قدم قرآن مجید کے فارسی ترجمہ اور اس کی مختصر شرح سے کیا۔ علمائے ہند نے آپ کے اس اقدام پر ان کے قتل کا فتویٰ جاری کر دیا لیکن آپ نے اس کی بالکل پرواہ نہیں کی اور انھوں نے اپنی جدوجہد کو جاری رکھا اور اپنی دینی و اصلاحی جدوجہد کے لیے قرآن مجید کو مشعل راہ بنایا۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ۴/ شوال ۱۱۱۴ھ (فروری ۱۷۰۳ء) کو پیدا ہوئے اور ۱۱۷۶ھ (۱۷۶۲ء) کو دہلی میں وفات پائی۔

محی السنۃ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) آپ کی بے پناہ علمی خدمات اور مجتہدانہ تحقیقات کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"انصاف ایں است کہ اگر وجود او در صدر اول زمانہ ماضی می بود، امام الائمہ و تاج المجتہدین شمردہ می شد" (اتحاف النبلاء ص ۴۳۰)

حقیقت یہ ہے کہ ان کا وجود گرامی اگر دور اول اور زمانہ ماضی میں ہوتا تو ان کا شمار امام الائمہ اور سربر آوردہ مجتہدین کی جماعت میں کیا جاتا۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے تفسیر قرآن کے سلسلہ میں جو علمی خدمات انجام دیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ **فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن (فارسی)**: یہ ترجمہ شاہ ولی اللہ دہلوی کی وسعت نظر اور علم کی پختگی کا آئینہ دار ہے اور بیشتر علمی و تحقیقی مباحث پر مشتمل ہے۔

۲۔ الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (فارسی): اصول تفسیر پر بہت مفید اور عمدہ مباحث پر مشتمل ہے۔

۳۔ فتح الخبیر (عربی): الفوز الکبیر کا دوسرا حصہ ہے یہ رسالہ بھی شاہ صاحب کے علمی تبحر کا آئینہ دار ہے۔

شاہ عبدالعزیز دہلویؒ

حضرت شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ دہلوی بلند پایہ محدث، مفسر، فقیہ اور مجتہد تھے۔ مصادر علوم اسلامیہ کے بحر زخار تھے۔ ۱۵ سال کی عمر میں تمام مروجہ علوم و فنون سے فراغت پائی۔ آپ علم تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت اور تاریخ میں شہرہ آفاق تھے اور ان کے علاوہ دوسرے علوم میں بھی یکتائے زمانہ تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے انتقال کے بعد ان کی مسند تدریس کے وارث ہوئے اور ساری زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں بسر کی اور شاہ ولی اللہ نے تجدید احیائے دین کی جو تحریک شروع کی تھی اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز ۱۱۵۹ھ (۱۷۴۵ء) کو دہلی میں پیدا ہوئے اور ۴؍ شوال ۱۲۳۹ھ (۱۸۲۲ء) کو انتقال کیا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز شعلہ نوا خطیب تھے اور ان کی تقریر میں بلا کا جادو ہوتا تھا۔ آپ کی شعلہ بیانی کا ہر موافق و مخالف پر یکساں اثر ہوتا تھا۔ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) فرماتے ہیں:

”کثرت حفظ، علم تعبیر رؤیا، سلیقہ وعظ و انشاء، تحقیقات علوم اور حریف کے ساتھ بحث و مناظرہ میں اپنے تمام اقران و معاصرین میں ممتاز تھے اور اس بارے میں ان کے مخالف و موافق ان کا لوہا مانتے تھے۔ عمر بھر تدریس، فتویٰ نویسی، مختلف علمی معرکوں میں آخری فیصلہ کرنے، وعظ و نصیحت، مریدوں کی روحانی تربیت اور شاگردوں کی علمی رہنمائی میں مصروف رہے (اتحاف النبلاء ص ۲۹۶)

تفسیر عزیزی: حضرت شاہ عبدالعزیز کی تفسیر عزیزی (فارسی) اپنی نوعیت کی بہترین اور عمدہ تفسیر ہے اور علمی حلقوں میں خاصی اہمیت کی حامل ہے۔ اس تفسیر میں شاہ عبدالعزیز نے بہترین علمی و تحقیقی نکات بیان کیے ہیں اور یہ تفسیر شاہ صاحب کے وسعت کمال، ذوق

مطالعہ اور عمدہ تحقیق و تدقیق کا مظہر ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے انتقال کے بعد ۱۲ سال تک تفسیر و حدیث کا درس دیتے رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے بے پناہ علمی و تحقیقی نکات بیان کیے۔

یہ تفسیر مکمل لکھی گئی یا نہیں اس بارے میں اختلاف ہے۔

مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی (م ۱۹۶۷ء) کی تحقیق کے مطابق سورہ مومنون، سورہ یٰسٓ، اور پارہ ۲۹، ۳۰ کی تفسیر لکھی گئی۔

(ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات ص ۳۴)

ڈاکٹر ثریا ڈار صاحبہ کی تحقیق کے مطابق پارہ اول تا پارہ چہارم، پارہ ۱۵ تا پارہ ۱۹ اور پارہ ۲۷ کی تفسیر لکھی گئی۔ (شاہ عبدالعزیز اور ان کی علمی خدمات ص ۳۰۵)

بہر حال شاہ عبدالعزیز کی یہ تفسیر علمی و ادبی لحاظ سے مثالی تفسیر ہے اور فارسی زبان میں یہ تفسیر حرف آخر ہے۔

شاہ عبدالقادر دہلویؒ

حضرت شاہ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ دہلوی بلند پایہ مفسر، محدث، فقیہ اور مجتہد تھے۔ بڑے متقی، پرہیز گار، منکسر المزاج، خلق اور تواضع میں بے مثل تھے ان کی ساری زندگی درس و تدریس اور وعظ و نصیحت میں گزری۔

۱۱۶۷ھ (۱۷۵۳ء) میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۹ رجب ۱۲۳۰ھ (۱۸۱۵ء) میں وفات پائی۔

خدمت قرآن میں قرآن مجید کا با محاورہ ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ سلیس اردو زبان میں ہے۔ اہل علم و قلم نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔

مولانا رحیم بخش دہلوی مرحوم "حیات ولی" میں لکھتے ہیں:

"اگر اردو زبان میں قرآن مجید نازل ہوتا تو انہی محاورات کے لباس میں آراستہ ہوتا جس کی رعایت مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی نے اس ترجمہ میں پیش نظر رکھی ہے۔ حاشیہ پر موضح القرآن مختصر تفسیر ہے۔" (حیات ولی ص ۶۳۸)

حضرت شاہ عبدالقادر علم و فضل کے اعتبار سے یکتائے زمانہ تھے۔ مولانا شاہ

عبدالعزیز جب ان کو قبر میں دفن کر رہے تھے تو فرماتے تھے:

"اِنَّا لَا نَدْفِنُ الْاِنْسَانَ بَلْ نَدْفِنُ الْعِلْمَ وَ الْعِرْفَانَ"

"ہم کسی انسان کو دفن نہیں کر رہے' بلکہ علم و عرفان کو دفن کر رہے ہیں۔"

(شاہ عبدالعزیز اور ان کے علمی کارنامے ص ۱۵۷)

شاہ رفیع الدین دہلویؒ

حضرت شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ دہلوی علم و فضل اور تقویٰ و طہارت کے اعتبار سے بہت اونچے مقام پر فائز تھے۔ علوم متداولہ و فنون عقلیہ میں یکتائے زمانہ تھے۔ ۲۰ سال کی عمر میں صاحب مسند تدریس و افتاء ہوئے۔

۱۱۶۳ھ (۱۷۴۹ء) میں دہلی میں پیدا ہوئے اور ۶/ شوال ۱۲۳۳ھ (۱۸۱۸ء) کو انتقال ہوا۔

مولانا سید عبدالحی الحسنی (م ۱۳۴۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

"وہ بہت بڑے شیخ' امام' عالم کبیر' علامہ دہر' محدث' متکلم' ماہر اصول' اپنے دور کی متفرد اور نابغہ' روزگار شخصیت تھے۔" (تنزیہ الخواطر ج ۷ ص ۱۸۳)

تصانیف میں خدمت قرآن میں قرآن مجید کا ترجمہ' تحت اللفظ کیا۔ اس کے علاوہ "رسالہ آیت نور" لکھا۔ یہ رسالہ سورہ نور کے رکوع نمبر ۴ کی مختصر مگر بہترین تفسیر ہے اور ایک مقدمہ' ایک مقصد' ایک تکملہ اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مولانا نواب صدیق حسن خاں

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں بن سید اولاد حسن خاں ۱۹ویں صدی کے برصغیر (پاک و ہند) کے ممتاز ترین علمائے کرام میں سے ہیں۔ ۳۳ واسطوں سے آپ کا شجرہ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں کا تعلق قنوج سے تھا۔ ان کی تاریخ پیدائش ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۸ھ (۱۸۳۲ء) ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے برادر بزرگ مولانا سید احمد حسن عرشی (م ۱۲۷۷ھ) سے حاصل کی۔ بعد ازاں دہلی آکر مولانا مفتی صدرالدین آزردہ دہلوی (م ۱۲۸۵ھ) سے علوم اسلامیہ میں استفادہ کیا۔ حدیث کی تحصیل مولانا شاہ محمد یعقوب

دہلوی (م ۱۲۸۳ھ) اور علامہ حسین بن محسن انصاری الیمانی (م ۱۳۲۷ھ) سے کی۔

مولانا سید نواب صدیق حسن کا شمار علمائے کبار میں ہوتا ہے۔ آپ نے تفسیر، حدیث، تاریخ، سیر، فقہ، عقائد، سیادت، تصوف، اخلاق اور علم وادب پر عربی، فارسی اور اردو میں چھوٹی بڑی ۲۲۲ کتابیں لکھیں۔ صاحب تراجم علمائے حدیث ہند کی تحقیق کے مطابق عربی میں (۶۹) فارسی میں (۴۲) اور اردو میں (۱۱۱) کتابیں لکھیں۔

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں نے ۲۹ر جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ (۱۷ فروری ۱۸۹۰ء) بھوپال میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ (تراجم علمائے حدیث ہند ص ۲۷۷)

تفسیری خدمات

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں نے خدمت قرآن مجید میں جو علمی خدمات سر انجام دیں اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ فتح البیان فی مقاصد القرآن (عربی ۔ ۷ جلد)

اس تفسیر میں پہلے الفاظ کی لغوی تشریح کی گئی ہے اور اس کے بعد فصاحت و بلاغت کے ہر پہلو پر بحث کی ہے اور تفسیر میں احادیث صحیحہ مرفوعہ کو پیش نظر رکھا ہے۔

۲۔ تذکرۃ الکل بتفسیر الفاتحہ و اربع قل (اردو)

یہ کتاب سورہ الفاتحہ، الکافرون، الاخلاص، الفلق والناس کی تفسیر پر مشتمل ہے۔

۳۔ نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام (عربی)

اس میں احکام کی ۲۳۶ آیات کی تفسیر اور فقہی انداز میں آیات سے احکام کا استخراج کیا گیا ہے۔

۴۔ الاکسیر فی اصول التفسیر (فارسی)

یہ کتاب ایک مقدمہ دو مقاصد اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقدمہ میں تفسیر کے اصول اور مقاصد، مقصد اول، علم تفسیر کے اصول اور مقصد ثانی میں ۱۳۰۰ مفسرین کرام کے حالات مع ان کی تفاسیر کا تذکرہ کیا ہے۔

۵۔افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ (فارسی)

یہ کتاب 'ایک مقدمہ' دوباب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقدمہ میں نسخ کے معنی واحکام' باب اول میں بعض آیات کے نسخ کے متعلق علما کا اختلاف اور باب ثانی میں حدیث کے ناسخ ومنسوخ کا بیان ہے۔

۶۔ترجمان القرآن بلطائف البیان (اردو۔۱۵جلد)

اس تفسیر میں آیات کا ترجمہ اور فوائد موضح القرآن از شاہ عبدالقادر دہلوی سے ماخوذ ہے اور بقیہ مطالب تفسیر ابن کثیر' تفسیر فتح القدیر از شوکانی اور اپنی عربی تفسیر فتح البیان سے لیے ہیں' تفسیر میں قرآن مجید' حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم 'آثار صحابہ اور اقوال تابعین سے استفادہ کیا گیا ہے۔

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں خود یہ تفسیر مکمل نہ کر سکے'آپ نے ابتدائے قرآن مجید یعنی سورہ فاتحہ تا سوہ الکلف اور پارہ ۲۹ '۳۰ کی تفسیر لکھی اور بقیہ جلدیں مولانا ذوالفقار احمد بھوپالی نے لکھیں۔یعنی سورہ مریم تا سورہ تحریم۔

مولانا ذوالفقار احمد نواب صاحب مرحوم کے شاگرد تھے اور ان کا قیام نواب صاحب کے ہاں ہوتا تھا اور نواب صاحب کی تالیفات کے پروفوں کی تصحیح میں برابر کے شریک کار تھے اور کئی ضخیم کتابوں کے مصنف تھے۔نواب صاحب کی وفات کے وقت مولانا ذوالفقار احمد ان کے پاس موجود تھے۔

تفسیر ترجمان القرآن کے بارے میں مولانا ذوالفقار احمد لکھتے ہیں کہ حضرت والا جاہ نے ۱۳۰۲ھ میں تفسیر ترجمان القرآن لکھنا شروع کی اور ۱۳۰۶ھ تک آپ نے سورہ فاتحہ تا سورہ کہف ۶ جلدیں اور سورۃ الملک تا سورۃ الناس ایک جلد مکمل کی۔اس کے بعد متواتر مجھے اس پر آمادہ کرتے رہے کہ آپ بقایا سورتوں کی تفسیر مکمل کریں اور میں اس سلسلے میں پس وپیش کرتا رہا۔آخر ۱۳۰۷ھ میں نواب صاحب کا انتقال ہو گیا۔آپ کے انتقال کے ۵۔۶ ماہ بعد کسی صاحب نے تکمیل ترجمان القرآن کے سلسلہ میں سرکار عالیہ سے عرض کیا تو انھوں نے حضرت مولانا والا جاہ کے فرزند سر سید میر علی حسن خاں سے ذکر فرمایا۔جناب میر سید علی حسن خاں نے بغیر میری اطلاع کے میرا نام پیش کر دیا۔چنانچہ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے ۲۳ صفر ۱۳۰۸ھ سے لکھنا شروع کیا اور ۱۵ ذی قعدہ (۱۳۱۵ھ) کو ترجمان

القرآن کی ۸ جلدیں مکمل کرلیں۔ (تفسیر سورہ تحریم ص ۳۶۹ مطبوعہ بھوپال)

مولانا ذوالفقار احمد نے اپنی تحریر کردہ ہر سورہ کی تفسیر کو ایک کتاب کی مثل تصور کر کے ہر سورہ کا نام جدا جدا لکھا ہے۔

جلد ہفتم (۷)

۱۔ الدر المنظم فی تفسیر سورہ مریم

۲۔ ابتسام الزہراء بمافی تفسیر سورہ طٰہٰ

۳۔ تنزیہ الاصفیاء فی تفسیر سورۃ الانبیاء

جلد ہشتم (۸)

۴۔ العج والثج فی تفسیر سورۃ الحج

۵۔ فلاح المومنین فی تفسیر سورۃ المؤمنین

جلد نہم (۹)

۶۔ کشف الستور عن وجہ تفسیر سورۃ النور

۷۔ رحمۃ الرحمان فی تفسیر سورۃ الفرقان

۸۔ اتحاف النبلاء فی تفسیر سورۃ الشعراء

جلد دہم (۱۰)

۹۔ جمع الشمل فی تفسیر سورۃ النمل

۱۰۔ احسن القصص فی تفسیر سورۃ القصص

۱۱۔ نزول الرحموت فی تفسیر سورۃ العنکبوت

۱۲۔ الجوہر المنظوم فی تفسیر سورۃ الروم

جلد یازدہم (۱۱)

۱۳۔ مواہب الرحمان فی تفسیر سورۃ لقمان

۱۴۔ انجام النجدہ لتفسیر سورۃ الم تنزیل السجدہ

۱۵۔ ہدیہ اولی الالباب فی تفسیر سورۃ الاحزاب

۱۶۔ نسیم الصباء فی تفسیر سورۃ سباء

۱۷۔ قرۃ الناظر فی تفسیر سورۃ الفاطر

جلد دوازدہم (۱۲)

۱۸۔ انباہ الاولین فی تفسیر سورۃ یٰسٓ

۱۹۔ الکلمات الہامات فی تفسیر سورۃ صافات

۲۰۔ نفع العباد فی تفسیر سورۃ ص

۲۱۔ نظم الدرر فی تفسیر سورۃ الزمر

۲۲۔ نزہۃ الخواطر فی تفسیر سورۃ غافر (مومن)

جلد سیزدہم (۱۳)

۲۳۔ انجاد النجدہ فی تفسیر حم السجدہ

۲۴۔ حسن الاتشارف فی تفسیر سورۃ حم عسق (شوریٰ)

۲۵۔ الروض الانف فی تفسیر سورۃ الزخرف

۲۶۔ منحۃ المنان فی تفسیر سورۃ الدخان

۲۷۔ منحۃ الغاشیہ فی تفسیر سورۃ الجاثیہ

۲۸۔ حسن الایقاف فی تفسیر سورۃ الاحقاف

۲۹۔ القول المسدد فی تفسیر سورۃ محمد

۳۰۔ فصح الصلح فی تفسیر سورۃ الفتح

۳۱۔ اقرب القربات فی تفسیر سورۃ الحجرات

جلد چہاردہم

۳۲۔ الاستنطاف فی تفسیر سورۃ ق

۳۳۔ الباقیات الجاریات فی تفسیر سورۃ الذاریات

۳۴۔ اشعۃ النور فی تفسیر سورۃ الطّور

۳۵۔ البدر المعم فی تفسیر سورۃ النجم

۳۶۔ الزمر فی تفسیر سورۃ القمر

۳۷۔ الروح والریحان فی تفسیر سورۃ الرحمان

۳۸۔ انوار الساطعہ فی تفسیر سورۃ الواقعہ

۳۹۔القول السدید فی تفسیر سورۃ الحدید

۴۰۔حسن المقاولہ فی تفسیر سورۃ المجادلہ

۴۱۔نشر النشر فی تفسیر سورۃ الحشر

۴۲۔ المنتہ الموتمنہ فی تفسیر سورۃ الممتحنہ

۴۳۔صف الرف فی تفسیر سورۃ الصف

۴۴۔نور اللمعہ فی تفسیر سورۃ الجمعہ

۴۵۔تنبیہ المؤمنین فی تفسیر سورۃ المنافقین

۴۶۔ حسن التراغن فی تفسیر سورۃ التغابن

۴۷۔رفع الطلاق فی تفسیر سورۃ الطلاق

۴۸۔ الدر النظیم فی تفسیر سورۃ التحریم

(تکملہ تفسیر ترجمان القرآن تفسیر سورۃ التحریم جلد ۱۴)

تفسیر ترجمان القرآن کا ایک تکملہ مولانا محمد بن ہاشم ساکن کھڈیاں ضلع لاہور نے بھی لکھا تھا اور اس کی غالباً تین جلدیں مطبع محمدی لاہور سے شائع ہوئی تھیں۔ معلوم نہیں مولانا محمد مرحوم نے یہ تفسیر مکمل کی تھی یا نہیں۔

مولانا احتشام الدین مراد آبادی

مولانا احتشام الدین مراد آبادی بڑے جید عالم دین اور محقق تھے۔ مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) سے مستفیض تھے۔ ان کی مشہور کتاب نصیحۃ الشیعہ ہے، جو شیعیت کی تردید میں بہت عمدہ اور نفیس کتاب ہے۔ اس کے علاوہ ان کی کتاب اختصار الحق بھی ہے جو مولانا ارشاد الحق رام پوری (م ۱۳۲۲ھ) کی انتصار الحق کی تردید میں ہے۔ یہ کتاب بڑی ٹھوس اور سنجیدہ کتاب ہے۔ مولانا احتشام الدین نے ۱۳۰۰ھ میں وفات پائی۔

خدمت قرآن میں مولانا مرحوم نے قرآن مجید کی تفسیر بنام "اکسیر اعظم" لکھی۔ اس تفسیر کی پہلی جلد ۱۳۰۳ھ (۱۸۸۵ء) میں مراد آباد سے شائع ہوئی اور اس کی ۱۲ویں جلد ۱۳۱۶ھ (۱۸۹۸ء) میں شائع ہوئی، جو سورہ طٰہٰ پر ختم ہوتی ہے۔

یہ تفسیر مکمل ہوئی ہے یا نہیں اس کا علم نہیں۔

مولانا حافظ محمد لکھویؒ

مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی کا شمار اہل اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ ایک جید عالم دین اور مفسر قرآن تھے اور صاحب کرامات تھے۔ مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ) آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وَالْعَالِمُ الْكَامِلُ الصَّالِحُ بْنُ الصَّالِحِ مُحَمَّدِ بْنِ بَارَكَ اللهُ اللكهوِیْ الْفَنْجَابِیْ" (غاية المقصود ص ۱۳)

آپ کی زندگی ایک بہترین اسوہ اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا مظہر تھی۔ مولانا حافظ محمد لکھوی نے حدیث کی تحصیل، شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۱ھ) سے کی۔ آپ کے ہم درس مولانا غلام رسول قلعوی (م ۱۲۹۱ھ) اور حضرت شیخ عبداللہ غزنوی (م ۱۲۹۸ھ) تھے۔

مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ ۱۲۲۱ھ لکھو کے ضلع فیروزپور (مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے اور ۱۳ صفر ۱۳۱۱ھ (۲۷ راگست ۱۸۹۳ء) اس جہان فانی سے رحلت فرما کر عالم جاودانی میں جا بسے۔

تفسیر محمدی

یہ قرآن مجید کی تفسیر ۷ جلدوں میں ہے اور پنجابی نظم میں ہے۔ اس میں حافظ صاحب نے دو ترجمے نقل کیے ہیں: ایک ترجمہ شاہ ولی اللہ دہلوی کے ترجمہ "فتح الرحمان" سے لیا ہے اور دوسرا ترجمہ پنجابی ان کا اپنا ہے۔ یہ تفسیر آپ نے ۱۲۸۵ھ میں لکھنی شروع کی تھی۔ اس کا تاریخی نام "موضح الفرقان" ہے۔ اس کے بعد ایک شعر میں ایک آیت کا مطلب بیان کیا ہے اور اس کی تشریح پنجابی شعروں میں کی ہے۔

حافظ صاحب نے گویا تفسیر معالم التنزیل پنجابی میں کر دی ہے۔ اس تفسیر سے پنجاب کے مسلمانوں خصوصاً عورتوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ یہ تفسیر ۱۲۹۶ھ میں مکمل ہوئی۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اس تفسیر کے بہت مداح تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی تفسیر سورہ کہف میں جا بجا اس تفسیر سے اشعار نقل کیے ہیں۔

مولانا حافظ نذیر احمد خاں دہلوی

مولانا حافظ نذیر احمد خاں عربی ادب کے مایہ ناز ادیب تھے اور اردو ادب میں تو ان کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ مصلح امت بھی تھے اور معلم اخلاق بھی۔ ان کی ادبی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

۱۲۵۲ھ (۱۸۳۶ء) میں بجنور میں پیدا ہوئے۔ علوم اسلامیہ کی تعلیم مختلف اساتذہ سے حاصل کی۔ حدیث کی تحصیل مولانا سید نذیر حسین دہلوی سے حاصل کی۔ ۱۳۳۱ھ (۱۹۱۲ء) میں وفات پائی۔

خدمت قرآن میں قرآن مجید کا اردو میں ترجمہ کیا۔ اس ترجمہ میں دلی کی ٹکسالی زبان استعمال کی ہے۔ اور اہل علم و قلم نے اس ترجمہ کی بہت تعریف کی ہے۔ اور یہ ترجمہ مولوی حافظ نذیر احمد خاں کی دینی اور ادبی زندگی کا جاوید کارنامہ ہے۔

یہ ترجمہ پہلی بار ۱۳۱۳ھ (۱۸۹۵ء) میں دہلی سے شائع ہوا تھا۔

مولانا حافظ محمد ابراہیم آروی

مولانا حافظ محمد ابراہیم آروی مشاہیر علما و واعظین میں سے تھے۔ قوت تحریر و وضاحت تقریر میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ کی ذات بابرکات کی بدولت ہزاروں بندگان خدا صراط مستقیم پر آگئے۔ وعظ و تذکیر کے ذریعہ ہزاروں انسانوں کے مردہ دلوں کو زندہ کیا۔ آپ کے زہد و مجاہدہ و اتباع سنت کے واقعات ایسے ہیں جن سے سننے والوں کے دلوں میں خدا کا خوف و حب اسلام پیدا ہوتا ہے۔ مدرسہ احمدیہ آرہ آپ کی زندہ یادگار ہے۔

مولانا حافظ ابراہیم آروی نے حدیث کی تحصیل مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی، مولانا قاضی محمد مچھلی شہری اور علامہ شیخ حسن بن محسن انصاری السلیمانی سے حاصل کی۔

۱۲۲۴ھ سن ولادت ہے اور سن وفات ۱۳۱۹ھ ہے۔

تفسیر قرآن میں تفسیر خلیلی کے نام سے ۴ جلدوں میں تفسیر لکھی اور یہ تفسیر درج ذیل سورتوں پر مشتمل ہے۔

جلد اول　　　پارہ اول

جلد دوم	پارہ دوم
جلد سوم	پارہ ۲۹
جلد چہارم	پارہ ۳۰

یہ چاروں جلدیں ۱۳۰۹ھ میں بانکی پور پٹنہ سے شائع ہوئیں۔ تفسیر ابن کثیر کا بھی اردو میں ترجمہ کیا، لیکن یہ تفسیر طبع نہیں ہوئی۔

مولانا رحیم بخش دہلوی

مولانا رحیم بخش دہلوی مرحوم جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم دین تھے۔

سوانح میں ان کی حیات ولی (شاہ ولی اللہ دہلوی) اور حیات عزیزی (شاہ عبدالعزیز دہلوی) ان کی مشہور تصانیف ہیں۔ ان کے علاوہ عقائد میں آسان زبان میں "اسلام کی پہلی تا چودھویں کتاب" ۱۴ حصوں میں لکھیں اور ان کی یہ کتابیں عوام و خواص میں بہت مقبول ہیں۔

تفسیری خدمات میں قرآن مجید کی تفسیر بنام "اعظم التفاسیر" لکھی۔ اس کے حاشیہ پر علامہ فیضی کی "سواطع الالہام" بھی ہے۔ یہ تفسیر مختصر اور محققانہ ہے۔

مولانا رحیم بخش کی تفسیری خدمات میں دوسری کتاب حافظ ابن قیم (م ۷۵۱ھ) کی تفسیر المعوذتین کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں شان نزول، زوال نعمت کے اسباب، منصب رسالت، کلام اللہ غیر مخلوق ہے۔ عالم اسباب، سیئات اعمال، مسئلہ تقدیر کا راز، جادو اور حسد وغیرہ عنوانات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مولانا سید امیر علی ملیح آبادی

مولانا سید امیر علی بن معظم علی بڑے وسیع النظر عالم تھے۔ تمام علوم اسلامیہ پر ان کی وسیع نظر تھی۔ مولانا بشیر الدین قنوجی اور مولانا سید نذیر حسین دہلوی سے مستفیض تھے۔ ۱۲۷۴ھ (۱۸۵۸ء) میں پیدا ہوئے اور ۱۳۳۴ھ (۱۹۵۱ء) میں لکھنو میں انتقال کیا۔

تفسیر مواہب الرحمان

تفسیر مواہب الرحمان کا شمار اردو کی جامع اور مستند تفاسیر میں ہوتا ہے۔ اس تفسیر میں آپ نے صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، مجتہدین اور محدثین کے اقوال بھی بیان کیے ہیں۔ یہ تفسیر ۳۰ جلدوں میں ہے۔ یہ تفسیر پہلی بار نول کشور پریس لکھنو ۱۳۱۴ھ (۱۸۹۶ء)

سے ۱۳۲۱ھ (۱۹۰۲ء) تک طبع ہوتی رہی۔ دوسری بار دس جلدوں میں مکتبہ رشیدیہ لاہور نے ۱۹۷۷ء میں شائع کی۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادی اس تفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

تفسیر مواہب الرحمان از مولانا سید امیر علی ملیح آبادی ۳۰ ضخیم لمبی چوڑی جلدوں میں بڑی جامع اور مفصل تفسیر ہے۔ عربی کی مشہور اور متداول تفسیروں کا نچوڑ اس میں آگیا ہے۔ زبان پرانی ہو گئی ہے۔ (دیباچہ تفسیر ماجدی مطبوعہ تاج کمپنی لاہور)

مولانا وحید الزمان حیدر آبادی

مولانا وحید الزمان بن مولانا مسیح الزمان بلند پایہ عالم دین، مفسر قرآن، حدیث نبوی ﷺ کے مترجم، مؤرخ، فقیہ، معلم و متکلم تھے۔ ان کی علمی خدمات کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ بڑے وسیع العلم تھے۔ تمام علوم اسلامیہ پر ان کی نظر گہری تھی۔ مولانا رحمت اللہ علی گڑھی، مولانا بشیر الدین قنوجی، مولانا عبدالحی فرنگی محلی، مولانا عبدالعزیز محدث لکھنوی، مولنا عبدالحق بنارسی، مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی اور شیخ حسین بن محسن انصاری الیمانی جیسے اساطین فن ان کے اساتذہ میں شامل ہیں۔

مولانا وحید الزمان ۱۲۶۷ھ (۱۸۵۰ء) میں کان پور میں پیدا ہوئے اور ۲۵ رشعبان ۱۳۳۸ھ (۱۵ر مئی ۱۹۲۰ء) وقار آباد، حیدر آباد دکن میں وفات پائی۔

موضحۃ الفرقان مع تفسیر وحیدی

مولانا وحید الزمان قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی احادیث سے استفادہ کر کے لکھا ہے اور جا بجا حدیث کے حوالے دیے ہیں۔ مولانا کا ترجمہ بامعنی اور جامع ہے۔ اگر وہ تفسیر وحیدی نہ بھی لکھتے تو ترجمہ "موضحۃ الفرقان" سے مفہوم قرآن کا مقصد مکمل ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ترجمہ میں جا بجا قوسین ہیں۔۔ جن میں زائد الفاظ لکھے گئے ہیں، جس سے معانی و مطالب زیادہ واضح ہو جاتے ہیں۔ ترجمہ بامحاورہ اور سلیس ہے۔ زبان میں کہیں قدامت کا رنگ نہیں پایا جاتا اور دلائل میں جا بجا مسلک اہل حدیث کی پر زور تائید کی گئی ہے۔

یہ ترجمہ معہ تفسیر وحیدی ۱۳۲۳ھ (۱۹۰۵ء) مطبع القرآن والسنۃ امر تسر سے

پہلی مرتبہ شائع ہوا۔

۲۔ تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان معہ حواشی تفسیر وحیدی

یہ قرآن مجید کے مضامین کی اردو زبان میں ایک نہایت تفصیلی فہرست ہے۔ مصنف مرحوم نے قرآن مجید کے تمام مضامین کو ایک سو ایک باب میں منتخب کر کے ہر باب کا ایک عنوان قائم کیا اور ہر عنوان کے تحت جتنی آیات اپنے اپنے موقع پر متفرق طور پر آئی ہیں۔ ان سب مضامین کو ترتیب کے لحاظ سے یکجا کر دیا ہے۔ ہر صفحہ پر دو کالم بنائے ہیں۔ ایک میں آیات دوسرے میں ان کا ترجمہ اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔

مولانا سید احمد حسن دہلوی

مولانا سید احمد حسن دہلوی علوم اسلامیہ کے متبحر عالم دین تھے۔ حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ مولانا حافظ نذیر احمد خاں دہلوی کے داماد تھے۔ علم تفسیر اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی نظر وسیع تھی۔ ۱۲۵۸ء میں دہلی میں پیدا ہوئے اور ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ (۹ مارچ ۱۹۲۰ء) کو ۸۰ سال کی عمر میں دہلی میں انتقال ہوا۔

تفسیری خدمات

خدمت قرآن کے سلسلہ میں مولانا سید احمد حسن دہلوی نے جو علمی خدمات سرانجام دیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ احسن الفوائد

اس میں پہلا ترجمہ فارسی، فتح الرحمٰن از شاہ ولی اللہ دہلوی دوسرا ترجمہ تحت اللفظ از شاہ رفیع الدین دہلوی اور تیسرا با محاورہ اردو ترجمہ از شاہ عبد القادر دہلوی نقل کر کے احسن الفوائد کے نام سے محدثانہ طرز پر حواشی لکھے۔

۲۔ تفسیر احسن التفاسیر

یہ تفسیر ۷ جلدوں میں ہے۔ اس میں شاہ عبد القادر دہلوی کا ترجمہ نقل کر کے احادیث و آثار کی روشنی میں محدثانہ طرز پر تفسیر ہے۔ اس میں بہت سی تفاسیر ابن جریر، ابن

کثیر اور فتح البیان کی روایات کا خلاصہ درج کیا گیا ہے۔

مولانا سید احمد حسن دہلوی نے اس میں احادیث کی تخریج نہیں کی تھی۔ مولانا عطاء اللہ حنیف نے اس کی مکمل تخریج کی اور ۱۳۷۹ء میں دوبارہ اس کو اپنے اشاعتی ادارہ المکتبہ السلفیہ لاہور سے شائع کیا۔

پہلی بار یہ تفسیر ۱۳۲۵ھ میں مطبع فاروقی دہلی سے طبع ہوئی۔

۳۔ مقدمہ تفسیر احسن التفاسیر

اعلیٰ تفسیری فوائد اور علمی نکات پر مشتمل ہے۔ تفسیر کی جلد اول کے ساتھ بھی شائع ہوا۔ دو علیحدہ کتابی شکل میں بھی۔ ۱۳۳۰ھ (۱۹۱۲ء) میں شائع ہوا۔

۴۔ تفسیر آیات الاحکام من کلام رب الانام

اس میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آیات احکام کی تفسیر ہے۔ ۱۹۲۱ء میں دہلی سے شائع ہوئی۔

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری مصنف رحمۃ للعالمین، محتاج تعارف نہیں۔ آپ بلند پایہ عالم دین، سیرت نگار، مفسر قرآن اور مناظر تھے۔ علم و عمل، تقویٰ و طہارت، زہد و ورع کے جامع تھے۔ روشن دل و دماغ تھے۔

مولانا سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں:

مولانا قاضی محمد سلیمان جدید و قدیم دونوں خیالات میں حد اعتدال پر تھے۔ عربی زبان اور علوم دین کے متبحر عالم تھے۔ تورات و انجیل پر فاضلانہ اور ناقدانہ رائے رکھتے تھے۔ غیر مسلموں سے مناظرہ کے شائق تھے مگر ان کے مناظرہ کا طرز سنجیدگی، متانت اور عالمانہ وقار کے ساتھ تھا۔ مسلکاً اہل حدیث تھے مگر اماموں اور مجتہدوں کی دل سے عزت اور ان کی محنتوں اور جاں فشانیوں کی پوری قدر کرتے تھے۔ ۱۳۴۹ھ میں وفات پائی۔

(یادرفتگان ص ۱۰۶)

تفسیری خدمات میں سورہ یوسف کی تفسیر بنام "الجمال والکمال" لکھی۔ اس تفسیر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عربی الفاظ کی تشریح اور حضرت یوسف علیہ السلام کے دور

کا جغرافیائی اور سیاسی پس منظر بیان کر دیا گیا ہے۔

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری

شیخ الاسلام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری ملت اسلامیہ کا گوہر نایاب تھے۔ آپ ایک بلند پایہ مفسر قرآن، محدث، مؤرخ، ادیب، نقاد، صحافی، معلم اور متکلم، فلسفی، جامع علوم و فنون اور مناظرہ کے امام تھے

ادیان باطلہ کی تردید میں ان کے کارنامے بے مثال ہیں۔ بقول مولانا سید سلیمان ندوی: اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی آواز اٹھائی تو ان کا مقابلہ کرنے کے لیے سب سے پہلے جو میدان عمل میں اترتے وہ مولانا ثناء اللہ امرتسری ہوتے تھے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری جون ۱۸۶۸ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے اور ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں انتقال کیا۔

خدمت قرآن میں مولانا ثناء اللہ مرحوم نے جو علمی کتابیں تصنیف کیں، ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی)

یہ تفسیر " القران یفسر بعضه بعضا" کا بہترین مرقع ہے اور اس میں قرآن کی تفسیر آیات قرآنی و احادیث سے کی گئی ہے۔ آیات کا شان نزول بھی بیان کیا گیا ہے اور مختلف مذاہب والوں کے اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ اس تفسیر کی برصغیر کے اہل علم و قلم کے علاوہ عالم اسلام کے جید علمائے کرام نے بھی تعریف کی ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے ماہنامہ معارف اعظم گڑھ میں اس تفسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن اس قابل ہے کہ اس کو مدارس اسلامیہ کے نصاب میں داخل کیا جائے۔

اس تفسیر میں مولانا ثناء اللہ امرتسری نے آیات صفات کی تفسیر میں سلفی عقائد کی بجائے امام شاہ ولی اللہ دہلوی کی پیروی میں تاویل کی راہ اختیار کی ہے۔

۲۔ بیان القرآن علی علم البیان (عربی)

یہ کتاب سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ اس میں علم معانی، بیان

اور بدیع کے ۲۷ اقواعد کا ذکر ہے۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ پہلی کتاب ہے۔ علم معانی 'بیان اور بدیع کی مثالیں حواشی میں قرآن مجید سے پیش کی گئی ہیں۔

۳۔ تفسیر ثنائی (اردو)

یہ تفسیر ۸ جلدوں میں ہے اور خاص اہمیت کی حامل ہے۔ ترجمہ بامحاورہ اور عام فہم ہے۔ الفاظ قرآن کی عمدہ اسلوب میں تشریح کی گئی ہے اور مخالفین اسلام اور فرقہ ہائے باطلہ خصوصاً نیچری' چکڑالوی' قادیانی 'آریہ سماج اور بدعتی عقائد کے اعتراضات کا عقلی و نقلی دلائل سے جواب دیا ہے۔ تفسیر کے مقدمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت مختلف مذاہب کی کتابوں سے فراہم کیا گیا ہے۔

۴۔ تفسیر بالرائے (اردو)

اس تفسیر میں بالرائے کے معانی بتا کر مرزا قادیانی کی تفسیر "خزینۃ الفرقان" مولانا مقبول احمد شیعی کا ترجمہ قرآن مع حواشی' مولوی احمد الدین امر تسری کی تفسیر "بیان للناس" ترجمہ قرآن مجید مولوی احمد رضا خاں بریلوی معہ حواشی مولوی نعیم الدین مراد آبادی اور تحریفات خواجہ حسن نظامی کی تفسیری اغلاط کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ تفسیر بھی سورہ فاتح اور بقرہ پر مشتمل ہے۔

۵۔ بطش قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر

یہ تفسیر مرزا محمود کی تفسیر کبیر (از سورہ یونس تا سورہ کہف) کی تردید میں لکھی گئی ہے۔ مولانا امر تسری نے اس کتاب میں مرزا محمود قادیانی کی تفسیری غلطیوں کی نشان دہی کی ہے۔

۶۔ برہان التفاسیر برائے اصلاح التفاسیر

یہ تفسیر پادری سلطان محمد پال کی "سلطان التفاسیر" کے جواب میں ہے۔ پادری صاحب نے سورہ بقرہ کی ۱۶ ویں رکوع تک تفسیر لکھی۔ مولانا امر تسری نے اس تفسیر کا جواب ہفت روزہ رسالہ "اہل حدیث امر تسر" میں ۸۱ قسطوں میں ۷ رمئی ۱۹۳۲ تا ۱۷ رمئی ۱۹۳۵ء تک شائع کیا۔

۷۔ آیات متشابہات

اپنے خاص انداز میں اصول تفسیر کی تحقیق میں اپنے عربی اور اردو تفسیروں کے لیے بطور مقدمہ لکھی۔

۸۔ تفسیر سورہ یوسف اور تحریف بائبل

یہ سورہ یوسف کی تفسیر ہے اور ساتھ ہی بائبل کے بیان (یوسف علیہ السلام) سے اس کا تقابل کیا گیا ہے اور تحریف بائبل کا ثبوت بھی فراہم کیا گیا ہے۔

۹۔ تشریح القرآن

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی جماعت اہل حدیث کے شعلہ نوا خطیب، مفسر قرآن، مؤرخ، مناظر اور عربی فارسی کے مایہ ناز ادیب تھے۔ مولانا غلام حسن سیالکوٹی، مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی اور مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے ارشد تلامذہ میں سے تھے اور شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کے دست راست تھے۔ تمام علوم اسلامیہ پر ان کی نظر وسیع تھی۔ تفسیر قران میں ان کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ ۱۲۹۵ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۷۰ھ میں ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

تفسیری خدمات

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے جو تفسیری خدمات انجام دیں ان کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ **تفسیر واضح البیان فی تفسیر ام القرآن:** یہ سورہ فاتحہ کی مکمل تفسیر ہے۔ اتنی بڑی ضخیم تفسیر ۴۸۸ صفحات پر اس سے پہلے نہیں لکھی گئی۔ اس تفسیر میں بے شمار علمی نکات بیان کیے گئے ہیں۔

۲۔ **ریاض الحسنات:** اس میں قرآن مجید کی پانچ سورتوں (السجدہ، یٰس، ملک، نوح، مزمل)

کا ترجمہ اور حواشی قلمبند کیے ہیں۔

۳۔ تفسیر سورہ کہف: یہ سورہ کہف کی مکمل تفسیر ہے۔ اس میں اصحاب کہف کے سلسلہ میں مخالفین اسلام کے اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

۴۔ تعبیر الرحمٰن فی تفسیر القرآن (پارہ ۱۔۲۔۳)

یہ پہلے تین پاروں کی تفسیر ہے۔ سورہ فاتحہ کی تفسیر بنام "احسن الخطاب فی تفسیر فاتحۃ الکتب" لکھی ہے، جو بہت عمدہ نکات و مباحث پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر میں مولانا سیالکوٹی نے زیادہ تر انحصار تفسیر مہائمی پر کیا ہے۔

۵۔ احسن الخطاب فی تفسیر فاتحہ الکتاب: ۱۳۲۹ھ میں علیحدہ کتابی صورت میں شائع ہوئی۔

۶۔ عرائس البیان فی تفسیر سورۃ الرحمٰن: سورہ رحمان کی مکمل تفسیر ہے۔

۷۔ نجم الہدیٰ: سورہ النجم کی مکمل تفسیر ہے۔

۸۔ انوار الساطعہ فی تفسیر سورۃ الواقعہ: سورہ واقعہ کی مکمل تفسیر ہے۔

۹۔ الدر النظیم فی تفسیر سورۃ بعض سورۃ القرآن العظیم: اس میں قرآن مجید کی ۱۳ سورتوں (السجدہ، یٰس، ملک، نوح، مزمل، حجرات، ق، بلد، بینہ، عصر، فیل، قریش، اور کوثر) کی تفسیر ہے۔

۱۰۔ شہادۃ القرآن (۲ جلد): مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی نے صرف آیت انی متوفیک و رافعک الی کی تفسیر بعنوان شہادۃ القرآن لکھی ہے۔ جو مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ایسی گواہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ بتانے والے بھی

كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

پکار اٹھے

۱۱۔ ۱۲ تعلیم القرآن، تائید القرآن: یہ دونوں کتابیں (نمبر ۱۱۔ ۱۲) عیسائیوں کی طرف سے قرآن مجید پر ان اعتراضات پر جوانھوں نے قرآن مجید کی تکبیت کی صورت میں کیے، تصنیف کیے۔

مولانا محمد علی قصوری

مولانا محمد علی قصوری بن مولانا عبدالقادر قصوری خاندان سادات قصور کے گل سر سبد تھے۔ ان کا شمار ممتاز علمائے اہل حدیث میں ہوتا ہے۔ علوم اسلامیہ کے متبحر عالم دین تھے۔ ان کا ذوق مطالعہ بہت عمدہ تھا۔ حافظہ قوی تھا، جو پڑھتے ذہن میں محفوظ ہو جاتا۔ قرآن مجید پر بہت احتضار تھا۔ گفتگو میں کثرت سے قرآن مجید کی آیات پڑھتے تھے۔ علوم دینی، تفسیر، حدیث اور امام ابن تیمیہ وابن قیم کی کتابوں سے بہت زیادہ شغف تھا۔

ان کی ملی و قومی، دینی اور علمی خدمات تذکرے کے قابل ہیں۔ مجاہدین کی جماعت سے ان کا خاصا تعلق رہا۔

۱۸۹۳ میں قصور میں پیدا ہوئے، کیمبرج یونیورسٹی سے ایم۔اے پاس کیا۔ ۱۲؍ جنوری ۱۹۵۶ء کو لاہور میں انتقال کیا۔

تصانیف میں ان کی مشہور کتاب "مشاہدات کابل و یاغستان" ہے۔

خدمت قرآن مجید میں ان کی کتاب "قرآنی دعوت انقلاب" جس میں درج ذیل سورتوں کی تفسیر ہے:

۱۔ العصر ۲۔ الہمزہ ۳۔ الفیل ۴۔ القریش ۵۔ الماعون ۶۔ الکوثر

کتاب کے شروع میں ایک جامع، علمی اور تحقیقی مقدمہ ہے، جو مولانا محمد امین عزیز نے لکھا ہے۔ اس مقدمہ میں مولانا محمد امین عزیز نے درج ذیل عنوانات کے تحت قرآنی دعوت انقلاب پر اظہار خیال کیا ہے۔

۱۔ قرآن کی دعوت

۲۔ قرآنی دعوت کے مقاصد

۳۔ قرآنی دعوت کی جہانگیری

۴۔ قرآنی دعوت کی خصوصیات

۵۔ قرآنی دعوت کی برکات

۶۔ اسلامی انقلاب کے صحیح ماخذ

۷۔ قرآنی انقلاب کے چند خدوخال

یہ مقدمہ ۲۵ صفحات پر محیط ہے۔

شروع میں مولانا محمد علی کی صاحب زادی بیگم زاہدہ محمد عمر لکھتی ہیں۔

قرآن مجید جو کہ امن وسکون کا داعی' وحدت و جماعت کا علمبردار اور تقویٰ و طہارت کا مصدر ہے اپنی تعلیمات میں روح کی پاکیزگی اور جذبہ کی موجودگی کو اہمیت دیتا ہے۔

قرآنی دعوت انقلاب' والد مرحوم مولانا محمد علی قصوری کی تصنیف ہے۔ آپ کے ذوق تحریر' بلندی فکر' وسعت مطالعہ اور معارف قرآنی پر گہری نظر کا اندازہ اس کتاب کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد

مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ وہ ایک بہت بڑے مفسر قرآن' محدث' مؤرخ' مجتہد اور فقیہ تھے۔ عربی' فارسی اور اردو کے جلیل القدر ادیب تھے۔ ان میں فطری عظمت تھی۔ وہ فلسفیانہ فکر' مجتہدانہ دماغ اور مجاہدانہ جوش عمل رکھتے تھے۔ وہ اپنے علم و فضل اور کمالات کے اعتبار سے تنہا و یکتا عالم تھے۔ علم و فن کے امام و مجتہد تھے۔ عظیم مفکر و مدبر تھے اور میدان سیاست کے شہ سوار تھے۔ وہ فطرتاً عبقری تھے اور حق و صداقت کی آواز اور عزم واستقلال کے پہاڑ تھے۔ بیان' ادب اور کلام پر اللہ تعالیٰ نے ان کو جو ملکہ بخشا تھا وہ چند لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ تمام علوم اسلامیہ پر انکی نظر وسیع تھی۔ اور تمام علوم پر ان کو یکساں قدرت حاصل تھی۔ اس لیے تو مولانا ظفر علی خاں نے فرمایا تھا۔

جہان اجتہاد میں سلف کی راہ گم ہو گئی
ہے تجھ کو اس میں جستجو تو پوچھو ابوالکلام سے

ادب میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ اور نثر میں ان جیسا کوئی اور شخص برصغیر میں پیدا نہیں ہوا۔ مولانا حسرت موہانی فرماتے ہیں ؎

جب سے دیکھی ابوالکلام کی نثر
نظم حسرت میں کچھ مزا نہ رہا

مولانا ابوالکلام آزاد ۱۸۸۸ء کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور ۲۰ر فروری ۱۹۵۸ء کو دہلی میں انتقال کیا۔

تفسیری خدمات

مولانا ابوالکلام آزاد نے خدمت قرآن مجید میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ا۔ ترجمان القرآن

یہ مولانا ابوالکلام آزاد کا عظیم علمی شہ کار ہے۔ مولانا یہ تفسیر مکمل نہ کر سکے۔ صرف سورہ فاتحہ تا سورہ نور تک لکھی گئی۔ پہلی جلد سورہ فاتحہ تا سورہ انعام تک ہے جو پہلی مرتبہ ۱۳۵۰ھ (۱۹۳۱ء) میں جید پریس دہلی سے طبع ہوئی۔ دوسری جلد سورہ اعراف تا سورہ نور تک ہے۔ یہ جلد ۱۳۵۵ھ (۱۹۳۶ء) مدینہ برقی پریس بجنور میں طبع ہوئی۔

جلد اول کے شروع میں ایک دیباچہ اور مقدمہ ہے جس میں ترجمہ و تفسیر کی اہمیت اور نزول وحی پر بڑی عمدہ بحث ہے۔ کتاب اللہ کی تفہیم کے لیے بہت مفید ہے۔ اس سے مجتہدانہ غور و فکر کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی (م ۱۹۶۷ء) اس تفسیر کا تعارف ان الفاظ میں کرواتے ہیں:

یہ تفسیر ہماری جماعت کے مشہور از قاف تابہ قاف یعنی مطلع انوار الھلال، منبع البلاغ المبین، ناشر حدیث ختم المرسلین، صاحب العلم والبیان السید احمد ابوالکلام کی تصنیف ہے۔ (ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات ص ۲۵)

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین ترجمان القرآن کا تعارف کراتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

قرآن مجید حکمت و معرفت کا سرچشمہ ہے جس سے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ وہ سب اہل دل جو عرفان حقیقت کے پیاسے ہیں سیراب ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

ہمارے بر صغیر (پاک وہند) کی یہ خصوصیت ہے کہ لوگ حق کی ندا خواہ وہ کہیں سے اٹھے سننے کے لیے گوش بر آواز رہا کرتے ہیں۔ اس لیے غیر مسلموں میں قرآن مجید کی قدر و قیمت کو پہچاننے والے جتنے یہاں مل سکتے ہیں' شاید ہی اور کہیں ملیں مگر مشکل یہ تھی کہ اردو کے سوا بر صغیر میں قرآن پاک کے ترجمے تو موجود نہیں تھے۔ اور اردو میں کوئی بھی ترجمہ ایسا نہیں تھا جو مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں کے دلوں کو بھی کھینچ رکھے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کے ترجمان القرآن نے ایک حد تک یہ کمی پوری کر دی ہے ترجمان القرآن کو یہ غیر معمولی مقبولیت خصوصاً تعلیم یافتہ طبقے میں دو وجوہ سے حاصل ہوئی ایک تو مولانا کی زبان اور ان کے بیان میں وہ غضب کی دلکشی ہے جس میں اس کے ترجمے اور تفسیری اشارات میں 'اردو ادب کے ایک شاہکار کی شان پیدا کر دی ہے۔ دوسرے وہ روح عصر کے محرم ہیں اور کلام الٰہی کے مطالب کو اس حکیمانہ انداز میں سمجھاتے ہیں جس سے نئے زمانے کے تنقیدی ذہن کی بھی تسکین ہو جاتی ہے۔

(قرآن حکیم کے اردو تراجم ص ۲۴۵۔۲۴۶)

۲۔ باقیات ترجمان القرآن

اس میں سورہ نور تا سورہ اخلاص تک مختلف آیات اور بعض مکمل سورتوں کے تراجم اور تفسیر و تشریح ہے۔ اس کے شروع میں مولانا غلام رسول مہر کا ۸۷ نکات پر ایک علمی و تحقیقی اور جامع مقدمہ بھی ہے۔

سید اصغر بخاری نے باقیات ترجمان القرآن کے نام سے ایک کتاب مرتب کی ہے۔ اس کے شروع میں بھی بخاری صاحب کے قلم سے ایک جامع مقدمہ ہے۔

۳۔ تصورات قرآن: سورت فاتحہ کی تلخیص

۴۔ تفسیر سورہ واقعہ: (الہلال ۱۶/ اکتوبر ۱۹۱۲ء ص ۶)

۵۔ امثال القرآن (الہلال ۲۴ جون ۱۹۲۷ء ص ۴)

۶۔ مقدمہ تفسیر (دیباچہ ترجمان القرآن)

۷۔ تفسیر البیان (ترجمان القرآن جلد دوم)

۸۔ اصحاب کہف

۹۔ ام الکتاب (سورہ فاتحہ کی مکمل تفسیر)

۱۰۔القول المتین فی تفسیر سورۃ والتین

مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڑھی

خطیب الہند مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڑھی جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم دین مترجم، صحافی اور بہت بڑے فقیہ اور محدث تھے۔ان کی تقریر بڑی مؤثر ہوتی تھی۔ خطیب الہند کے لقب سے مشہور تھے۔ مولانا عبدالوہاب دہلوی (م ۱۳۵۱ھ) کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ فقہ حنفی پر ان کو مکمل عبور تھا۔ ۱۵۰ کے قریب کتابیں لکھیں اور ان میں بے شمار کتابیں فقہ حنفی کی تردید میں ہیں۔

حافظ ابن القیم (م ۷۵۱ھ) کی مشہور کتاب "اعلام الموقعین عن رب العالمین" جو فقہ حدیث میں بڑی جامع کتاب ہے۔"دین محمدی" کے نام سے اردو میں ترجمہ کیا اور شائع کیا۔

مولانا محمد بن ابراہیم ۱۸۸۲ء میں جونا گڑھ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۴۱ء میں جونا گڑھ میں انتقال کیا۔ان کی ساری زندگی دہلی میں بسر ہوئی۔ان کی ہر کتاب مضاف بہ نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی صلوۃ محمدی، صیام محمدی، شمع محمدی، سیف محمدی وغیرہ (وقس علی ہٰذا) ہے۔

تفسیر محمدی

مولانا محمد بن ابراہیم نے تفسیر ابن کثیر کا اردو ترجمہ بنام تفسیر محمدی کیا۔ مترجم نے اکثر روایات ضعیفہ پر تنقید کی ہے۔ یہ تفسیر پہلی بار دہلی سے شائع ہوئی۔ اس کے بعد کراچی اور لاہور سے دوبارہ شائع ہو چکی ہے۔ اور یہ تفسیر طبقہ علماو عوام میں یکساں مقبول ہے۔اس کے علاوہ مولانا مرحوم نے سورہ فاتحہ کی تفسیر علیحدہ بھی لکھی ہے جو مطبوع ہے۔

مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی

مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی جماعت اہل حدیث کے مشہور عالم یا مبلغ، واعظ تھے۔ مولانا عبدالمجید سوہدروی (م ۱۳۱۲ھ) کے صاحب زادے مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی مرید خاص حضرت عبداللہ غزنوی (م ۱۲۹۸ھ) کے پوتے اور استاد پنجاب مولانا عبدالمنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۳۴ھ) کے نواسے تھے۔ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

(م ۱۳۷۵ھ) کے شاگرد خاص تھے۔

جنوری ۱۹۰۱ء میں سوہدرہ میں پیدا ہوئے اور ۶/ نومبر ۱۹۵۹ء کو انتقال کیا۔

تفسیر قرآن میں سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی جو بہترین علمی نکات پر مشتمل ہے۔ اور تفسیر قرآن کے سلسلہ میں ان کی دوسری کتاب خلاصہ تفسیر المنار ہے۔ جو علامہ رشید رضا مصری کی تفسیر "المنار" کی تلخیص ہے۔

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی

مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی کا شمار ممتاز علمائے اہل حدیث میں ہوتا ہے۔ آپ کا شمار حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ) کے ارشد تلامذہ میں ہوتا ہے۔ آپ علوم اسلامیہ کا بحر ذخار تھے۔ اجتہاد اور استنباط کا ایسا ملکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا تھا کہ دقیق اور مشکل مسئلہ آسانی سے حل فرمادیتے۔ مسائل کے علل پر عمیق نظر رکھتے تھے۔ فتویٰ نویسی میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ ۱۳۰۴ھ میں کیمیر پور ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ (۲۰ اگست ۱۹۶۴ء) لاہور میں انتقال فرمایا۔

تفسیر قرآن کی خدمت کے سلسلہ میں تفسیر القرآن الکریم لکھی جو مکمل نہ ہو سکی۔۔ اس کے علاوہ "درایت تفسیری" کے نام سے اصول تفسیر پر ایک کتاب مرتب فرمائی جس میں اصول تفسیر کے علاوہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) کی تفسیر عربی "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" پر تنقید بھی کی ہے۔

مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی

مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ آپ بلند پایہ مفسر قرآن تھے۔ اور ان کی ملی و قومی اور سیاسی خدمات بھی قابل قدر ہیں۔ اور اسی کے ساتھ ان کی تدریسی خدمات بھی نمایاں ہیں۔ پہلے میرٹھ کالج میں تین سال تک تدریس فرماتے رہے۔ اس کے بعد جامعہ ملیہ علی گڑھ اور بعد میں دہلی میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ تقسیم ملک کے بعد اسلامیہ کالج ریلوے روڈ میں تدریسی خدمات پر مامور ہوئے۔

مولانا خواجہ عبدالحی گورداس پور کے رہنے والے تھے۔ سن ولادت معلوم نہیں ہو سکا۔ مولانا محمود الحسن شیخ الہند کے شاگرد تھے اور مولانا ابوالکلام آزاد سے بھی کلکتہ میں استفادہ کیا تھا۔ ۵/ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ (۸/ جنوری ۱۹۶۵ء) کو لاہور میں وفات

پائی۔

تفسیری خدمات

آپ نے قرآن مجید کی مختلف سورتوں کی تفسیر لکھی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ الخلافۃ الکبریٰ (تفسیر سورہ بقرہ)
۲۔ بیان (تفسیر سورہ آل عمران)
۳۔ صراط مستقیم (تفسیر سورہ انفال و توبہ)
۴۔ سبیل الرشاد (تفسیر سورہ حجرات)
۵۔ عبرت (تفسیر سورہ یوسف)
۶۔ برہان (تفسیر سورہ نور)
۷۔ سبل السلام (تفسیر سورہ مجادلہ تا تحریم)
۸۔ ذکریٰ (تفسیر پارہ ۳۰)
۹۔ بصائر (اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون سے متعلق آیات کی تفسیر درج کی ہے۔
۱۰۔ اسباب النزول (اس کتاب میں بعض اہم آیات کا شان نزول بیان کیا گیا ہے اور مولانا عبیداللہ سندھی کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔
۱۱۔ حالات قرآن مجید (اس میں بھی بعض آیات کی تفسیر بیان کی ہے)

مولانا محمد داؤد راغب رحمانی

مولانا محمد داؤد راغب رحمانی بلند پایہ عالم دین تھے۔ بچپن ہی سے نہایت ذہین و فطین اور قوت حافظہ کے مالک تھے۔ تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید کیا اور اس کے بعد دارالحدیث رحمانیہ دہلی سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کی۔ قرأت کے بعد اسی مدرسہ میں مسند تدریس پر فائز ہوئے۔ اس کے بعد کئی سال تک جامعہ دارالسلام عمر آباد (مدراس) میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ تقسیم ملک کے بعد دارالعلوم سعودیہ کراچی میں بھی مسند تدریس پر فائز رہے۔ طب کی تعلیم طبیہ کالج دہلی سے حاصل کی تھی اور طب اسلامی پر ان کو کافی دسترس تھی۔ ان

کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔ مولانا عبدالعزیز حنیف خطیب اسلام آباد ان کے خاص شاگرد ہیں۔

مولانا محمد داؤد شاہ جہاں پور ضلع میرٹھ میں ۱۹۰۸ء میں پیدا ہوئے اور ان کی وفات ۱۸راگست ۱۹۷۷ء کو ہوئی۔

آپ کی تصانیف کی تعداد ۱۹ ہے، جس میں بیشتر کتابیں عربی سے اردو میں ترجمہ کیں۔

تفسیر قرآن کے سلسلہ میں حافظ عماد الدین اسماعیل بن کثیر دمشقی (م ۷۷۴ھ) کی تفسیر ابن کثیر کا اردو میں ترجمہ کیا اور تفسیر کا نام الفضل الکبیر رکھا ہے۔ یہ تفسیر مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہے۔

۱۔ قرآن مجید کا مکمل متن مع ترجمہ و تفسیر
۲۔ تفسیر کا انتہائی سلیس، عام فہم اور بامحاورہ اردو ترجمہ
۳۔ قرآن حکیم کی ہر آیت کے آخر میں دائرے میں آیت کا نمبر درج ہے، اسی نمبر کے مطابق ہر آیت کی تفسیر قرآن و حدیث اور صحابہ کرام کے اقوال سے کی گئی ہے۔
۴۔ تفسیر میں آنے والی آیات کے حوالہ جات
۵۔ تفسیری مضامین کی عمدہ عنوان بندی
۶۔ تفسیر میں آنے والی احادیث کے حوالہ جات
۷۔ حسب ضرورت وضاحتی نوٹ
۸۔ ضعیف اور موضوع احادیث کا اخراج اور حسب ضرورت نشان دہی
۹۔ حسب ضرورت مکمل سورت کا خلاصہ
۱۰۔ تفسیر بالرائے سے اجتناب

یہ تفسیر مکتبہ اہل حدیث ٹرسٹ کورٹ روڈ کراچی کے زیر اہتمام شائع ہو رہی ہے۔ تفسیری خدمات میں مولانا رحمانی مرحوم کی دوسری کتاب "الفوز الکبیر" از شاہ ولی اللہ دہلوی کا اردو ترجمہ اور اس پر مفید علمی و تحقیقی حواشی ہیں۔

مولانا محمد حنیف ندویؒ

مولانا محمد حنیف ندوی جلیل القدر عالم اور نامور مصنف تھے۔ ندوۃ العلما لکھنو نے

میدان علم میں جو نمایاں لوگ پیدا کیے ان میں مولانا محمد حنیف ندوی اپنی جگہ یگانہ روزگار ' نابغہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ مولانا ایک کامیاب مصنف تھے ان کا قلم علوم دینیہ کے تمام میدانوں میں یکساں سہولت و اعتماد کے ساتھ چلتا تھا۔ قرآن' حدیث' تفسیر' تاریخ' فلسفہ کلام و اخلاقیات اور مسائل جدیدہ غرض کوئی اہم شعبہ ایسا نہیں جس میں مولانا کی تصنیف اپنے موضوعات پر ان کی گرفت کی کامل شہادت نہ دیتی ہو۔ مولانا ندوی عظیم فلسفی تھے۔ فلسفہ قدیم اور جدید پر ان کو مکمل عبور حاصل تھا۔

مولانا محمد حنیف ندوی ۱۹۰۸ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی (م ۱۹۶۸ء) اور شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۹۸۵ء) کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ ۱۲/ جولائی ۱۹۸۷ء کو لاہور میں انتقال کیا۔

تفسیری خدمات

خدمت قرآن مجید میں مولانا محمد حنیف ندوی نے جو نمایاں کارنامے سرانجام دیے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ تفسیر سراج البیان

۱۹۳۴ء میں مولانا محمد حنیف ندوی نے تفسیر سراج البیان لکھی۔ یہ تفسیر ۵ جلدوں میں ہے اور اپنے مشمولات و محتویات کے اعتبار سے بہت عمدہ تفسیر ہے۔ اور مولانا کا عظیم علمی اور تحقیقی شاہکار ہے۔

مولانا مرحوم نے اس تفسیر میں عربی تفاسیر میں تفسیر خازن' روح المعانی کبیر رازی' ابن جریر' درمنثور' ابن کثیر اور مدارک وغیرہ سے استفادہ کیا ہے اور اردو تفاسیر میں موضح القرآن' بیان القرآن' اور تفسیر حقانی کو پیش نظر رکھا ہے اور حدیث میں صحاح ستہ سمیت دوسری کئی کتب احادیث کو اپنا ماخذ بنایا ہے۔

مولانا کی یہ تفسیر بہترین عمدہ نکات و مباحث پر مشتمل ہے اور ہر صفحے کے اہم مضامین کی تبویب اس طرح سے کہ متعلقہ آیت کا مرکزی موضوع سرخی سے متعین کر دیا ہے۔

مولانا سعید الرحمن علوی اس تفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

مولانا نے اسے "مسلمانوں کے عقائد وافکار" کے عنوان سے نیا رنگ دیا۔ لیکن اس معاملے میں بھی ان کی نگاہ بنیادی طور پر وہی ہے جس کا قرآن حکم دیتا ہے اور اس کی جھلک ان کی تفسیر میں نظر آتی ہے۔ (ارمغان حنیف ص ۶۵)

۲۔ مطالعہ قرآن

اس کتاب میں مولانا محمد حنیف ندوی نے قرآن مجید سے متعلق ان تمام مباحث و مسائل پر محققانہ اظہار خیال کیا ہے۔ جس سے قرآن فہمی میں مدد ملتی ہے۔ مولانا نے اس کتاب میں ۱۶ عنوانات کے تحت گفتگو کی ہے۔

۱۔ قرآن کا تصور وحی و تنزیل

۲۔ قرآن مجید اور کتب سابقہ

۳۔ اسفار خمسہ

۴۔ عہد نامہ جدید اور اناجیل اربعہ

۵۔ قرآن حکیم اور اس کے اسماء و صفات

۶۔ قرآنی سورتوں کی قسمیں اور ترتیب

۷۔ قرآنی سورتوں کی زمانی و مکانی تقسیم

۸۔ جمع و کتابت قرآن کے تین مراحل

۹۔ قرآن حکیم کی لسانی خصوصیات

۱۰۔ اعجاز قرآن اور اس کی حقیقت

۱۱۔ محتویات قرآن

۱۲۔ مشکلات قرآن

۱۳۔ قرآن کے رسم الخط کے بارے میں نقطہ اختلاف

۱۴۔ تفسیر

۱۵۔ تفسیر کے دو مشہور مدرسہ فکر: اصحاب الحدیث اور اہل الرائے

۱۶۔ اولیات قرآن

مولانا نے شروع میں ایک علمی و تحقیقی مقدمہ لکھا ہے۔ جس میں اپنے شگفتہ انداز میں مستشرقین مغرب کے بعض مضامین پر پیدا کردہ اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا ہے۔

۳۔ لسان القرآن (جلد ا۔ ۲)

یہ قرآن مجید کی جامع تفسیری اور توضیحی لغت ہے جس میں مولانا نے قرآن حکیم کے الفاظ اور مطالب و معانی کو نہایت عمدہ طریقے سے بیان کیا ہے۔ افسوس مولانا اس کو مکمل نہیں کر سکے۔ پہلی جلد میں ایک علمی مقدمہ بھی ہے جس میں قرآن فہمی کے اصول اور تقاضے بیان کیے ہیں۔ پہلی جلد حرف "الف" ۔۔ "ب" سے شروع کی ہے اور حرف "ج" (ج ی د) پر ختم کی ہے۔

دوسری جلد کو حرف "ج" (ج ب ب) سے شروع کیا ہے اور حرف "د" (د ی ن) پر ختم کی ہے۔

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بن میاں صدر الدین مرحوم جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم دین تھے۔ آپ ایک بلند پایہ محدث اور محقق تھے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے متعلقات پر اور اسماء الرجال پر ان کی گہری نظر تھی۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم تھا۔ حافظ ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ) اور ان کے شاگرد رشید حافظ ابن قیم (م ۷۵۱ھ) کی تصانیف کے دلدادہ تھے۔

مولانا عطاء اللہ حنیف کے علم و فضل اور تبحر علمی کا اندازہ ان کے حواشی سے ہوتا ہے، جو آپ نے حیات امام احمد بن حنبل و حیات امام ابو حنیفہ اور حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر رقم فرمائے۔

حدیث میں سنن نسائی کی شرح بنام "التعلیقات السلفیہ" لکھی جو ان کے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے شغف اور اس میں صاحب کمال ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

مولانا عطاء اللہ حنیف نے علوم اسلامیہ کی تحصیل نامور علمائے کرام سے کی، جس میں مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی، مولانا عطاء اللہ لکھوی، مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی اور مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی رحمھم اللہ اجمعین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولانا عطاء اللہ حنیف ۱۹۱۰ء میں بھوجیاں ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے، اور ۳ر اکتوبر ۱۹۸۷ء کو لاہور میں انتقال کیا۔

تفسیری خدمات

۱۔حاشیہ الفوز الکبیر (عربی)

الفوز الکبیر شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) کی اصول تفسیر میں ایک بہت عمدہ کتاب ہے۔ مولانا عطاء اللہ حنیف نے اس پر بہترین علمی اور تحقیقی حواشی لکھے ہیں۔

۲۔ حواشی اصول تفسیر (اردو)

اصول تفسیر پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ایک رسالہ لکھا جس کا اردو ترجمہ مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی نے کیا۔ مولانا عطاء اللہ حنیف نے اس پر بہترین حواشی لکھ کر اپنے اشاعتی ادارہ المکتبۃ السلفیہ لاہور سے شائع کیا۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی مرحوم جماعت اہل حدیث کے جید عالم دین تھے اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے خوشنویس بھی تھے اور ان کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اپنی زندگی میں ۵۰ قرآن مجید کی کتابت کی۔ ایک قرآن مجید کی کتابت اس طرح کی کہ تمام مکی سورتیں خانہ کعبہ میں اور تمام مدنی سورتیں مسجد نبوی میں بیٹھ کر لکھیں۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ تمام علوم اسلامیہ پر ان کی یکساں نظر تھی۔ آپ کے قلم سے ۸ کے قریب علمی و تحقیقی کتابیں نکل چکی ہیں۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی کا سن ولادت معلوم نہیں ہو سکا۔ ان کا انتقال ۲۵ رجب ۱۴۱۶ھ (۱۸ر دسمبر ۱۹۹۵ء) کو لاہور میں ہوا۔

تفسیری خدمات

تفسیر قرآن کے سلسلہ میں مولانا کیلانی مرحوم نے تین تفاسیر لکھیں، جن کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ تفسیر القرآن مختصر

یہ مولانا کیلانی کی تصنیف نہیں بلکہ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی کی تفسیر وحیدی

کا مختصر ہے۔اس میں مولانا کیلانی نے کافی حک واضافہ کیا ہے اور اس میں ترجمہ مولانا کیلانی کا اپنا ہے۔

۲۔ مولانا عبدالرحمن کیلانی مرحوم کی دوسری تفسیر پہلی سے قدرے ضخیم ہے۔ یہ تفسیر ۱۹۹۴ء میں مکمل ہوگئی تھی۔ یہ تفسیر زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوسکی۔

۳۔ تفسیر تیسیر القرآن مفصل

اس تفسیر کے بارے حافظ حسن مدنی لکھتے ہیں کہ

مولانا عبدالرحمن کیلانی نے ۱۵ سال میں یہ تفسیر مکمل کی ہے اور اس تفسیر میں آپ نے زیادہ تر احادیث صحیحہ مرفوعہ پر انحصار کیا ہے اور یہ تفسیر بہترین عمدہ تحقیقی وعلمی نکات پر مشتمل ہے۔

۴۔ مترادفات القرآن

اس میں قرآن کریم میں وارد متعدد ہم معنی الفاظ کے درمیان جن کو مترادفات کہا جاتا ہے جو باریک فرق ہے اور اسرار و معانی اور لطائف کے جو خزانے پنہاں ہیں' فاضل مصنف نے دیدہ ریزی سے انھیں بے نقاب کیا ہے۔ یہ علمی کاوش اپنے انداز کی ایک منفرد کاوش ہے۔ ہر صاحب علم بالخصوص قرآن کے معانی ومطالب کے سمجھنے کا شوق رکھنے والوں کے لیے بہت مفید اور رہنما کتاب ہے۔ جس سے علم وبصیرت میں اضافہ اور قرآن کی صداقت وبلاغت پر یقین پختہ ہوتا ہے۔

مولانا حافظ صلاح الدین یوسف

مولانا حافظ صلاح الدین یوسف جماعت اہل حدیث کے بلند پایہ عالم دین' محدث ' مفسر قرآن' محقق' ادیب' نقاد اور صحافی ہیں۔ تمام علوم اسلامیہ پر ان کی نظر وسیع ہے۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم ہے۔

مسائل کی تحقیق میں ان کو ید طولیٰ حاصل ہے اور احادیث کی تخریج وغیرہ میں ان کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ برسوں ہفت روزہ الاعتصام کے ایڈیٹر رہے۔ بانی الاعتصام مولانا محمد عطاء اللہ حنیف کے شاگرد خاص ہیں۔

پہلی کتاب مولانا مودودی کی "خلافت وملوکیت" کے جواب میں لکھی' جو اہل علم و

قلم سے داد تحسین حاصل کر چکی ہے۔ دوسرا ان کا علمی کارنامہ تنقیح الرواۃ من تخریج احادیث المشکوۃ جلد چہارم کی تکمیل ہے۔ اسکے علاوہ ان کی ایک کتاب "رجم کی شرعی حیثیت" ہے۔ اور یہ سب کتابیں ان کے علم وفضل اور صاحب کمال ہونے کا ثبوت ہیں۔ امام نووی کی ریاض الصالحین کا اردو میں ترجمہ کیا ہے' اور اس پر بہترین حواشی رقم فرمائے ہیں۔

تفسیر احسن البیان

تفسیر احسن البیان ان کا عظیم علمی شہ کار ہے جس کو مکتبہ دار السلام لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس میں ترجمہ مولانا محمد بن ابراہیم جوناگڑھی کا ہے۔ یہ تفسیر آپ نے محدثانہ طرز پر لکھی ہے۔ احادیث' آثار صحابہ' اقوال تابعین پر انحصار کیا ہے اور عربی تفاسیر میں تفسیر ابن کثیر' تفسیر فتح القدیر شوکانی اور ایسر التفاسیر کو پیش نظر رکھا ہے۔

مولانا حافظ عبد الستار حامد

مولانا حافظ عبد الستار حامد جماعت اہل حدیث کے مقتدر عالم دین اور مبلغ دین اور علوم اسلامیہ کے متبحر عالم ہیں۔ مسائل کی تحقیق میں ان کو ید طولی حاصل ہے۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم ہے۔ دینی تعلیم میں ابو البرکات احمد مدراسی' مولانا محمد اعظم اور مولانا محمد الیاس اثری سے مستفیض ہیں۔ مولوی فاضل بھی ہیں اور ایم اے اسلامیات بھی ہیں۔ آج کل مولانا ظفر علی خاں کالج وزیر آباد میں پروفیسر ہیں اور جامعہ توحید اہل حدیث وزیر آباد میں خطیب و شیخ الحدیث ہیں۔ تفسیر قرآن میں ان کو خاص ملکہ حاصل ہے۔

تفسیری خدمات

تفسیر قرآن کے سلسلہ میں ان کے قلم سے درج ذیل کتابیں نکل چکی ہیں۔ ملک کے نامور اہل علم و قلم سے داد تحسین حاصل کر چکی ہیں اور یہ تفسیر خطبات کی صورت میں ہے:

۱۔ تفسیر سورہ فاتحہ

۲۔ تفسیر سورہ یوسف

۳۔ تفسیر سورہ کہف

۴۔ تفسیر سورہ مریم

۵۔ تفسیر سورہ نور
۶۔ تفسیر سورہ لٰیسٓ
۷۔ تفسیر سورہ تکاثر

مولانا محمد صادق خلیل

مولانا محمد صادق خلیل جماعت اہل حدیث کے جید عالم دین ہیں۔ تمام علوم اسلامیہ یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، علم کلام، لغت، اسماء الرجال وغیرہ پر ان کی نظر وسیع ہے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اسحٰق حسین خانوالہ اور حضرت العلام مولانا حافظ محمد گوندلوی کے ارشد تلامذہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ مولانا محمد صادق خلیل ۱۹۲۵ء میں اوڈانوالہ میں پیدا ہوئے اور ۲۰ سال کی عمر میں علوم اسلامیہ سے فراغت پائی۔ فراغت تعلیم کے بعد ۱۹۴۵ء میں تدریس کا آغاز کیا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد، مدرسہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن، دارالحدیث رحمانیہ کراچی، مدرسہ رحمانیہ لاہور اور دارالحدیث کوٹ رادھاکشن میں تدریسی خدمات انجام دیں۔

آپ کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔ آپ کے مشہور تلامذہ میں مولانا عبدالحمید ہزاروی، مولانا عبدالرحمٰن عتیق وزیر آبادی، شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز، مولانا قاضی محمد اسلم سیف، مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی شامل ہیں۔

مولانا محمد صادق خلیل صاحب قلم بھی ہیں۔ عربی سے اردو ترجمہ کرنے میں ان کو کافی مہارت ہے۔ کئی عربی کتابوں کے تراجم ان کے قلم سے نکل چکے ہیں۔ حدیث میں مشکوٰۃ المصابیح اور ریاض الصالحین کے ترجمے کیے ہیں جو اہل علم میں کافی مقبول ہیں۔

مولانا محمد صادق خلیل سیاسی طور پر نیشلسٹ مسلمان ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، مولانا ابوالکلام آزاد اور علامہ ناصر الدین البانی سے بہت متاثر ہیں۔ مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی سے بھی بہت عقیدت رکھتے ہیں۔

تفسیری خدمات

مولانا محمد صادق خلیل نے تفسیر قرآن میں تفسیر اصدق البیان کے نام سے تفسیر

لکھنی شروع کی ہے۔یہ تفسیر بہترین اور عمدہ مباحث پر مشتمل ہے۔ مشکل الفاظ کی تشریح بھی ہے۔ شروع میں ایک جامع و علمی مقدمہ بھی لکھا ہے۔ جس میں اعجاز قرآن 'نزول وحی ' جمع القرآن اور قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت پر بڑے علمی انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

مولانا محمد صادق خلیل ۱۴ پاروں تک تفسیر مکمل کر چکے ہیں۔ پہلی جلد جو دو پاروں پر مشتمل ہے اور دوسری جلد جو تین پاروں پر مشتمل ہے طبع ہو چکی ہیں۔ اور تیسری جلد جو چار پاروں پر مشتمل ہے 'زیر طباعت ہے اور چوتھی جلد کو جو پانچ پاروں کی تفسیر ہو گی اس کا مسودہ مکمل ہو گیا ہے۔ اب پانچویں جلد کے مسودہ کا آغاز سورہ بنی اسرائیل سے ہو چکا ہے۔

تفسیر اصدق البیان کی خصوصیات

۱۔ لغوی تحقیق کو محنت شاقہ کے بعد مرتب کیا گیا ہے۔

۲۔ فصاحت وبلاغت کے اسالیب کو منقح کر کے شامل اشاعت کیا گیا ہے۔

۳۔ فلسفہ احکام کے بیان میں محتاط انداز کو اپنایا گیا ہے۔

۴۔ احکام کی وضاحت میں کوشش کی گئی ہے کہ صحیح احادیث کو ہی شریک اشاعت کیا جائے۔

۵۔ ضعیف احادیث کا سہارا لینے سے بچاؤ کی کوشش کی گئی ہے۔

۶۔ احادیث کی تخریج سے تفسیر کی خوبصورتی میں اضافہ کیا گیا ہے۔

۷۔ آیات کے باہمی ربط کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

باب ۲
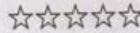
تفسیری خدمات

۱۔ مولانا علم الدین حسین (م ۱۳۰۶ھ): تفسیر القرآن الکریم
۲۔ مولانا غلام علی قصوری (م ۱۳۰۶ھ): تفسیر القرآن
۳۔ مولانا محمد مظہر علی سوانی (م ۱۳۱۲ھ): تفسیر مظہر البیان
۴۔ مولانا حمید اللہ میرٹھی (م ۱۳۳۰ھ): حواشی قرآن مجید 'احادیث التفاسیر
۵۔ مولانا عبد العزیز مدنی (م ۱۳۴۱ھ): حمید الکلام 'عزیز التفاسیر
۶۔ مولانا شاہ عین الحق پھلواری (م ۱۳۲۳ھ): المغراف فی تفسیر سورہ ق
۷۔ مولانا عبد العزیز قلعوی (م ۱۳۵۹ھ): تفسیر عزیزی پارہ اول
۸۔ مولانا عبد الرحمن آزاد (م ۱۲۵۷ھ): تفسیر القرآن
۹۔ مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی (م ۱۹۵۹ء): تفسیر سورۃ الکوثر' بیان القرآن
۱۰۔ مولانا عبد الستار صدری دہلوی (م ۱۳۸۶ھ): حواشی قرآن مجید بنام فوائد ستاریہ ،تفسیر سورہ فاتحہ 'تفسیر ۱۶ سورہ 'تفسیر ۵ سورہ 'تفسیر سورہ یٰس
۱۱۔ مولوی عبد الستار (پنجابی): قصص المحسنین (تفسیر سورہ یوسف پنجابی نظم) 'اکرام محمدی (تفسیر سورہ والضحیٰ)
۱۲۔ مولانا عبد اللہ الکافی القرشی: تفسیر سورہ فاتحہ
۱۳۔ مولانا محی الدین احمد قصوری (م ۱۹۷۴ء): تفسیر سورہ فاتحہ 'تفسیر سورہ نور' تفسیر سورہ یوسف
۱۴۔ مولانا عبد الخبیر صادق پوری (م ۱۳۰۰ھ): تفسیر سورہ فاتحہ
۱۵۔ مولانا عبید الرحمان: ترجمہ تفسیر علامہ طنطاوی
۱۶۔ مولانا عبد الحکیم صادق پوری (م ۱۲۸۶ھ): تفسیر سورہ فاتحہ
۱۷۔ مولانا محمد یوسف جے پوری: تفسیر سورہ فاتحہ
۱۸۔ مولانا عنایت اللہ اثری وزیر آبادی: آیات السائلین (تفسیر سورہ فاتحہ تا سورہ نساء) ،تفسیر سورہ عبس

۱۹۔ مولانا عبدالرحیم پشاوری: تفسیر پارہ عم، تفسیر سورہ نور، تفسیر سورہ معوذتین، تفسیر آیت کریمہ

۲۰۔ مولانا عبدالرحمان عامل رحمانی: ترجمہ تفسیر علامہ طنطاوی (سورہ فاتحہ وبقرہ)

۲۱۔ مولانا عبدالجلیل رحمانی (م ۱۹۸۶ء): تفسیر القرآن

۲۲۔ ڈاکٹر عبدالعلی عبدالحمید ازہری: تحقیق سورہ اخلاص ابن تیمیہ (عربی)، تحقیق تفسیر نور ابن تیمیہ (عربی)، تحقیق تفسیر آیہ الکریمہ ابن تیمیہ (عربی)

۲۴۔ مولانا یوسف حسین خان پوری (م ۱۳۵۲ھ): ترجمہ تفسیر کبیر امام رازی، پارہ اول تا ہفتم

۲۵۔ مولانا عبدالاول غزنوی (م ۱۳۱۳ھ): حواشی قرآن مجید بنام فوائد سلفیہ

۲۶۔ مولانا قاضی احمد بڈاکری بہاری (م ۱۳۰۴ھ): تفسیر قاضی پوری

۲۷۔ مولانا ابوالمسیح احمد دین سیالکوٹی: تفسیر القرآن بآیات الفرقان

۲۸۔ مولانا محمد یعقوب اجملی (کراچی): تفسیر اجملی (۶ جلد)

۲۹۔ مولانا فضل الرحمن ہزاروی: تفسیر فضل الرحمن

۳۰۔ مولانا عزیز زبیدی: تفسیر القرآن

۳۱۔ مولانا محمد بن اسماعیل السلفی: تفسیر القرآن

۳۲۔ مولانا فضل احمد غزنوی: تفسیر القرآن

۳۳۔ مولانا سید بدیع الدین الراشدی: تفسیر القران (سندھی)

۳۴۔ مولانا محمد داؤد راز دہلوی (م ۱۴۰۴ھ): حواشی قرآن مجید

۳۵۔ مولانا عبدہ الفلاح: اشرف الحواشی

۳۶۔ مولانا محمد صادق خلیل: تفسیر اصدق البیان

۳۷۔ مولانا عبدالرشید حنیف: تفسیر سورہ العصر

۳۸۔ مولانا ہدایت اللہ: تفسیر سورہ بقرہ

۳۹۔ مولانا محمد اسماعیل السلفی (م ۱۹۶۸ء): تفسیر بعض سورۃ القرآن الکریم

۴۰۔ مولانا بدیع الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۰۴ھ): حواشی قرآن مجید

باب سوم

علوم القرآن

علوم القرآن پر علمائے اہل حدیث نے جو کتابیں تصنیف کی ہیں ان کے بارے میں جہاں تک میری رسائی ہوئی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ مولانا رفیع الدین مراد آبادی (م ۱۲۲۳ھ): الافادات العزیزیہ : اس کتاب میں حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) کے تفسیری نکات کو جمع کیا گیا ہے۔

۲۔ مولانا سخاوت علی جون پوری (م ۱۲۷۴ھ): رسالہ ناسخ و منسوخ

۳۔ مولانا محمد علی ملیح آبادی (م ۱۲۸۹ھ): قصہ عاد اولیٰ واخریٰ

۴۔ مولانا نور الحسن کان پوری (م ۱۲۹۶ھ): تقریب الاکسیر فی اصول التفسیر (عربی)، تقریظ علی فتح البیان (عربی)

۵۔ مولانا عبیداللہ نو مسلم (م ۱۳۱۰ھ): فہرستِ قرآن، اقتباس الانوار من کلام الانفطار

۶۔ مولانا قاضی سلیمان سلمان منصوری پوری (م ۱۳۴۹ھ): خصائص القرآن

۷۔ مولانا بدیع الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۰۴ھ): مراءۃ الایقان فی قصص القرآن

۸۔ مولانا ابوالبرکات عبیداللہ حیدر آبادی (م ۱۳۳۷ھ): علم الاوامر من القرآن، علم النہی من القرآن، علم التمنی من القرآن، علم الترجی من القرآن، علم الندی من القرآن، علم الدعاء من القرآن، علم الاستفہام من القرآن، علم الوجوہ المخاطبات من القرآن۔

۹۔ مولانا عبداللہ محدث چھپروی (م ۱۳۴۸ھ): امعان النظر فی توضیح شان البقر، البیان فی فصاحۃ القرآن، ملخص کتاب سلک البیان فی علوم القرآن

۱۰۔ مولانا ابو المعانی محمد علی (م ۱۳۵۳ھ): نظم اللالی بلطائف القرآن

۱۱۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امر تسری (م ۱۹۴۸ء): تشریح القرآن

۱۲۔ مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ): جمع القرآن والحدیث، اللولو والمرجان فی تکلم المرءۃ بآیات القرآن

۱۳۔ مولانا محی الدین احمد قصوری: شان قرآن

۱۴۔ مولانا محمد رفیق خان پسروری: اربعین قرآنی
۱۵۔ مولانا محمد بن عبداللہ حیدر آبادی: عجائب البیان فی لغات القرآن، تفسیر المنان، نجوم القرآن
۱۶۔ مولانا عبدالحلیم دہلوی: شان قرآن، تاریخ القرآن
۱۷۔ مولانا عبداللہ عادی: فلسفہ قرآن
۱۸۔ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ): تحفۃ القرآن
۱۹۔ ڈاکٹر مقتدیٰ حسن الازہری: فتح المنان بتسہیل الاتقان (عربی)
۲۰۔ مولانا شیر الدین احمد جعفری بنارسی (م ۱۳۳۷ھ): عمدہ لغات القرآن
۲۱۔ مولانا سعید الدین احمد جعفری بنارسی (م ۱۲۹۲ھ): لغات القرآن
۲۲۔ مولانا قدرت اللہ لکھوی: ترکیب القرآن
۲۳۔ مولانا محمد عبدہ الفلاح: ۱۔ فہم قرآن کے بنیادی اصول، ۲۔ تاریخ القرآن ۳۔ مفردات القرآن (ترجمہ)
۲۴۔ مولانا عبدالغفار حسن عمرپوری: فہم قرآن کے بنیادی اصول
۲۵۔ مولانا عبدالقیوم ندوی: تاریخ القرآن
۲۶۔ مولانا غلام احمد حریری: قرآن کریم کے فنی محاسن (ترجمہ)، تاریخ التفسیر والمفسرون
۲۷۔ مولانا محمد علی فیضی: نظم البیان بلطائف القرآن
۲۸۔ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۹۵۶ء): حلاوۃ الایمان بتلاوۃ القرآن
۲۹۔ مولانا محمد اسماعیل السلفی (م ۱۹۶۸ء): واقعہ افک
۳۰۔ مولانا عبدالرحمان حنیف: الناسخ و المنسوخ
۳۱۔ مولانا عبدالرحمان کیلانی (م ۱۹۹۵ء): امثال القرآن
۳۲۔ مولانا عبدالحق بنارسی: لغات القرآن
۳۳۔ مولانا احمد الدین پال سیالکوٹی: تفسیر القرآن بآیات القرآن، الایات القاہرات فی ذوات الحروف المقطعات، الایات الباہرات فی اقسام الخالق والمخلوقات، کتب جدل و مناظرہ متعلقہ قرآن مجید
۳۴۔ مولانا سید عبدالجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ): الاربعین فی ان ثناء اللہ لیس علی مذہب المحدثین

۳۵۔ مولانا عبدالجلیل سامرودی (م ۱۳۹۲ھ): ۱۔ مسلمانوں کے ایمان و عقائد کو برباد کرنے والا ثنائی ترجمہ اور اس کے اغلاط، ۲۔ القول الفیصل فی تغلیط التفسیر الثنائی باحسن الطریق والفصل ۳۔ الامر الاشارفی جواب الجواب السداد

۳۶۔ مولانا عبداللہ محدث چھپروال (م ۱۳۴۸ھ): البیان تراجم القرآن، ضمیمۃ البیان تراجم القرآن، رفع الغواشی عن وجوہ ترجمہ والحواشی

۳۷۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ): الکلام المبین فی جواب الاربعین، فضل قضیۃ الاخوان بذکر تفسیر القرآن بکلام الرحمان، اصلاح الاخوان علی ید السلطان یعنی امرتسری اور غزنوی نزاع کا فیصلہ

۳۸۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی (م ۱۹۵۶ھ): ۱۔ آداب تلاوت قرآن ۲۔ تائید القرآن، ۳۔ تعلیم القرآن ۴۔ اعجاز القرآن

۳۹۔ مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری: فہم قرآن و تدبر قرآن کا شاندار کارنامہ

۴۰۔ مولانا عبدالغفور داناپوری (م ۱۳۰۰ھ): الاحسان لصاحب القرآن

۴۱۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ): ۱۔ تفسیر بالرائے ۲۔ قرآن اور دیگر کتب ۳۔ بطش قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر ۴۔ برہان التفاسیر برائے اصلاح بعض التفاسیر ۵۔ تقابل ثلاثہ ۶۔ حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش ۷۔ تنعیب الاسلام (۴ جلد) ۸۔ الہامی کتب ۹۔ کتاب الرحمٰن

☆☆☆☆☆

مراجع و مصادر

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
	القرآن العظیم	
	البرہان	بدرالدین زرکشی (م ۷۹۴ھ)
	اتحاف النبلاء	نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۷ھ)
	الاتقان فی علوم القرآن	جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)
	روح المعانی	علامہ محمود آلوسی بغدادی (م ۱۲۷۰ھ)
	نزہۃ الخواطر	حکیم عبدالحی الحسنی (م ۱۳۴۱ھ)
	ابوالکلام آزاد	افضل حق قریشی
	ارمغان حنیف	محمد اسحاق بھٹی
	المنجی (اردو)	محمد داؤد راغب رحمانی (م ۱۹۷۷ء)
	پنجاب کا عظیم مصلح	معین الدین لکھوی
	تراجم علمائے حدیث ہند	ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی (م ۱۹۶۷ھ)
	ترجمان القرآن ج ۱۴	مولانا ذوالفقار علی بھوپالی
	تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ	عبدالرشید عراقی
	تفسیر احسن البیان	حافظ صلاح الدین یوسف
	تفسیر ماجدی	عبدالماجد دریاآبادی (م ۱۳۹۹)
	جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات	محمد مستقیم سلفی بنارسی
	حیات ولی	حافظ رحیم بخش دہلوی
	حیات وحید الزمان حیدر آبادی	عبدالحلیم چشتی
	خاندان قصوری	محمد اسحاق بھٹی
	خطبات سورہ نور	حافظ عبدالستار حامد

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۲۱	شاہ عبدالعزیز اور ان کی علمی خدمات	ڈاکٹر ثریا ڈار
۲۲	علوم القرآن	غلام احمد حریری (م ۱۹۹۰ء)
۲۳	فتاویٰ اہل حدیث	حافظ عبداللہ روپڑی (م ۱۹۶۴ء)
۲۴	قرآن حکیم کے اردو تراجم	ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین
۲۵	معارف القرآن	مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی (م ۱۳۹۶ھ)
۲۶	مقدمہ تفسیر احسن التفاسیر	سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ)
۲۷	مقدمہ تفسیر حقانی	مولانا عبدالحق حقانی (م ۱۳۳۵ھ)
۲۸	قرآنی دعوت انقلاب	محمد علی قصوری (م ۱۹۵۶ء)
۲۹	مولانا شمس الحق عظیم آبادی حیات وخدمات	محمد عزیز سلفی بہاری
۳۰	ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات	ابو یحییٰ امام خان نوشہروی (م ۱۹۶۷ء)
۳۱	مشاہیر علمائے دیوبند	قاری فیوض الرحمٰن
۳۲	یاد رفتگان	سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ)
۳۳	ماہنامہ محدث لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۶ء شمارہ دسمبر ۱۹۹۸ء	حافظ عبدالرحمٰن مدنی
۳۴	اہل حدیث لاہور خدمات اہل حدیث نمبر	بشیر انصاری ایم اے

عظیم الشان خوشخبری

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، امابعد:

صادق خلیل اسلامک لائبریری (وقف) رحمت آباد، فیصل آباد کی جانب سے اسلامی حلقوں بالخصوص جماعتی حلقوں میں اس خبر سے خوشی کی لہر دوڑ جائے گی کہ تفسیر اصدق البیان دو پاروں کی تفسیر پر مشتمل جلد اول اور تین پاروں کی تفسیر پر مشتمل جلد ثانی تقریباً عرصہ چھ ماہ سے تمام مراحل طے کر کے قارئین کرام کے مطالعہ کی میز پر پہنچ چکی ہے۔ یقین ہے کہ قارئین کرام اس کے مطالعہ کے لیے کچھ وقت نکال کر اس سے اپنے دامن علم کو قیمتی موتیوں سے بھر کر مسرت محسوس کر رہے ہوں۔

قارئین کرام کی خدمت میں مزید اس خوش کن خبر سے مسرت کی لہر دوڑ جائے گی کہ تیسری جلد جو چار پاروں: پانچواں، چھٹا، ساتواں، آٹھواں، نواں، کی تفسیر پر مشتمل ہے اور چوتھی جلد جو پانچ پاروں: دسواں، گیارہواں، بارہواں، تیرہواں، چودہواں پارہ کی تفسیر پر مشتمل ہے اس کا مسودہ تکمیل پذیر ہو گیا ہے۔ نظر ثانی بھی ہو چکی ہے۔ دونوں مجلدات کو مستقبل قریب میں شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ جب کہ پانچویں جلد کا مسودہ جو کہ پندرہواں، سولھواں، سترہواں، اٹھارہواں، انیسواں پارہ کی تفسیر پر مشتمل ہو گی، اس کی تفسیر کے مسودہ کا آغاز ہو چکا ہے اور مسلسل شب و روز اس میں ہی انہماک ہے۔ قارئین اور شائقین احباب نہ صرف تفسیر کی ان مجلدات کو حاصل کر کے مطالعہ کریں بلکہ راقم حروف کے لیے دعا کریں کہ تفسیر کا یہ مبارک کام اسلاف کے انداز پر تکمیل پذیر ہو اور رہتی دنیا تک شائقین اس تفسیر کے مطالعہ سے بہرہ وافر حاصل کرتے رہیں اور علمی تشنگی کو بجھاتے رہیں۔ وما التوفیق الا باللہ!

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

المعلن عبدالحفیظ مدنی

نائب مدیر صادق خلیل اسلامک لائبریری رحمت آباد۔ فیصل آباد